رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کروں گا دور اُس مُہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
فسُبحانَ الّذی اخزی الا

کلام مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۰۱ء

اخبار ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر و پروپرائیٹر
عاجز قاسم علی
عفی اللہ عنہ

فاروق

قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد اوّل | ۹- دسمبر ۱۹۱۵ء مطابق ۲۵- محرم صفر ۱۳۳۴ھ یوم پنجشنبہ از قادیان دارالامان | نمبر (۱۰)

جماعت کے عقائد

۱- خدا ایک ہے۔ کوئی شخص اُسکی ذات یا اسکی صفات یا اسکو اسماء یا اسکی عبادت میں اس کا شریک ہو نہ شریک ہو سکتا ہے۔ ۲- ملائکہ کا وجود برحق ہے ۳- خدا تعالےٰ قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے [illegible] نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر ہے اُنپر فرداً فرداً اور جنکا ذکر نہیں اُنپر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں۔ ۴- ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیّین ہیں۔ ۵- الہام کا دروازہ ہمیشہ کے کھلا ہے اور ہمیشہ کھلا رہیگا۔ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی جیسا وہ پہلے بولتا تھا اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے اور کرتا رہیگا۔ ۶- ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے اور دعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں۔ ۷- بعث بعد الموت کے ہم قائل ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں۔ اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہونگے ۸- ہمارا یقین ہے کہ جس شخص کی آمد کی انبیاء سابقین نے مختلف ناموں سے خبر دی تھی اور قرآن کریم نے سورہ جمعہ میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ الخ میں جس کی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہے اور جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں اور آپ کے سوا کوئی اور شخص مسیح موعود نہیں۔ ۹- ہمارا یقین ہے کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے جسکے بعد کسی اور نئی شریعت کی قیامت تک ضرورت نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاءؑ کے کمالات کے جامع ہیں۔ اور آپکے بعد کوئی شخص سوائے آپکی کامل اطاعت اور آپکی شاگردی کے اعلیٰ کمالات حاصل کرنے تو الگ رہے مومن بھی نہیں ہو سکتا پس ہم اس بات کے ہرگز قائل نہیں کہ اِس اُمّت کی اصلاح کیلئے کوئی شخص پچھلے نبیوں میں سے دوبارہ اِس دنیا میں بھیجا جائے کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّت قدسیہ میں کمزوری ماننی پڑتی ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں (نعوذ باللہ) اتنی طاقت نہیں کہ اپنی اُمّت کی خود اصلاح کر سکیں اور دجّالی فتنہ کو دُور کر سکیں؟ پس کیا ضرورت ہے جو دوسرے نبی کو مدد کے لیئے بُلایا جائے۔ لہٰذا ہمارا یقین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اُمّت میں سے آپکے ہی فیض اور قوت قدسیہ کے اثر سے ایک شخص نبوت کا درجہ پا سکتا ہے اور آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو کوئی نئی کتاب لائے یا جس نے نبوت کا درجہ براہ راست بلا اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہو۔ نہ نیا نہ پُرانا۔ کیونکہ ایسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تامّہ کاملہ کی ہتک ہے۔ اور یہی ختم نبوت کے معنے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا اور دوسری طرف آنیوالے مسیح کو نَبِیُّ اللّٰہ کہکر یاد فرمایا ہے جس کے مطابق ہمارا ایمان ہے کہ اُمّت محمدیہ میں سے ایک شخص (مسیح موعودؑ) نے اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں درجۂ نبوت حاصل کیا ہے ۱۰- ہم معجزات انبیاء کے قائل ہیں جن کا اصل نام قرآن کریم کے محاورہ کے مطابق آیات اللہ ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے جلال کے اظہار اور اپنے مرسلوں کی صداقت کے اثبات کیلئے اپنے رسول کے ہاتھ پر ایسے نشان دکھاتا ہے جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں۔ ۱۱- مثیل موسیٰؑ یعنی رسول کریم صلعم موسیٰؑ سے افضل اور مثیل مسیح یعنی مسیح موعودؑ مسیح سے افضل ہے۔ ۱۲- مسیح موعودؑ کے انکار کا وہی نتیجہ ہے جو دوسرے انبیاءؑ کے انکار کا۔

ہدایات۔ ۱- غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہے۔ ۲- غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں۔ ۳- غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی منع ہے۔ ۴- [illegible] کی بیعت ضروری ہے۔ ۵- ضروریات سلسلہ کے لیئے حسب حیثیت چندہ دینا واجب ہے۔ ۶- سلسلہ کا مرکز مدینۃ المسیحؑ قادیان ہے۔

الفاظ بیعت حضرت خلیفۃ ثانی

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ ۲ بار
مَیں آج محمود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہونگا۔ شرک نہیں کرونگا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنیکی کوشش کرتا رہونگا۔ قرآن کریم اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے یا سُننے میں مشغول رہونگا۔ تبلیغ اسلام کو اپنا اعلیٰ فرض خیال کرونگا۔ جو نیک کام تم مجھے بتاؤ گے انمیں ہر طرح تمہارا فرمانبردار رہونگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّین یقین کروں گا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے سب دعاوی پر ایمان رکھونگا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ ۳ بار۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ ۳ بار۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اور بعد ازاں دعا کرتے ہیں۔

تختگاہ خلافت

ایوان خلافت — حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بہمہ نوع بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

خاندان رسالت — حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا معہ دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمٰن و متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین سب طرح بخیریت ہیں۔

خلافت اولی — کے سب ممبر بعافیت و تندرست ہیں۔ حضرت پیر منظور محمد صاحب سلمہ بھی اب خدا کے فضل سے صحتیاب ہو گئے ہیں۔

مولوی شیر علی صاحب — سکرٹری ترقی اسلام و قایم مقام سکرٹری صدر انجمن احمدیہ و ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز بحکم امیر المومنین انگریزی ترجمہ قرآن شریف پارہ اول کے پروف صحیح کرنے کے واسطے مدراس تشریف لے گئے ہیں۔

ترجمۃ القرآن — انگریزی وارد کا پارہ اول امید ہے کہ جلسہ پر شایع ہو جائے گا اردو ترجمہ ساتھ ساتھ ہو رہا اور لکھا جا کر چھپ رہا ہے۔ اور انگریزی ترجمہ ایک پارہ کا ختم ہو کر چھپنے کے لئے بھیجا گیا ہے

لائل پوری غیر مبایع — شیخ محمد اسماعیل و محمد حسین صاحب غیر مبایع لائلپور سے عزیز عبد الحی مرحوم کی تعزیت کے واسطے ۴ دسمبر کو بوقت ظہر آئے۔ اور شام کو واپس گئے۔ والدہ صاحبہ عبد الحی مرحوم سے عذر خواہی کرنے کے بعد شیخ صاحبان موصوف نے ایک عریضہ بحضور امیر المومنین حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ لکھکر خواہش ملاقات ظاہر کی۔ جو حضور نے منظور فرما کر بعد عصر ان کو وقت دیا۔ اور مغرب تک ان کی باتیں انکی درخواست پر علیحدہ کمرے میں بیٹھکر سنتے رہے۔ جو متعلق مباحثہ امور اختلافیہ مابین غیر مبائعین و سلسلہ عالیہ احمدیہ تھیں۔ حضور نے انکی ہر ایک درخواست و اعتراض کا معقول جواب دیا۔ امید ہے کہ نتیجہ مفید ہوگا۔ بشرطیکہ امیر غیر مبائعین سیدھے ہو گئے۔

آمد مہماناں — عالمگیر خانصاحب اسسٹنٹ تحصیل مردان سے اور سید انعام اللہ شاہ صاحب سیالکوٹ سے۔ منشی جھنڈے خانصاحب بھی آئے۔

جلسہ سالانہ — کی تیاری نہایت سرگرمی سے ہو رہی ہے۔ منتظم صاحب جلسہ و دیگر بزرگان قادیان بہمہ تن اہتمام و انتظام میں مصروف ہیں۔ حضور خلیفۃ المسیح ثانی نے ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر تاریخ جلسہ مقرر فرمائی ہے

منارۃ المسیح کی تعمیر سرعت سے جاری ہے۔ تیسری منزل کی تعمیر بھی شروع ہے مجوزہ تخمینہ چار ہزار کے جلد تر پورا ہونیکی امید ہے۔ احباب بہت

نظم

یہ وہ نظم ہے جو منشی قدرت اللہ صاحب نے بحضور حضرت خلیفۃ المسیح پڑھ کر درخواست دعا کی تھی:۔

بیعت میں ہوں مسیح کے بندہ ہوں میں خدا کا
شاکی ہوں ان دنوں میں کچھ بخت نارسا کا
معتوب دور گردوں نااہل بے وفا کا
ہوں مدعی میں آیا اس اپنے مدعا کا

آیا ہوں تیرے در پر طالب تری دعا کا
محبوب تو خدا کا نائب ہے میرزا کا

صدق و صفا کا خواہاں ہوں راستی کا جویاں
مکر و دغا کا ناصر ایسا نہ ہوں میں انساں
تو سایہ خدا ہے اور ہے تو ظل سبحان
تو جان تجھ پہ واروں ہوں کیوں نہ تجھ پہ قرباں

آیا ہوں تیرے در پر طالب تیری دعا کا
محبوب تو خدا کا نائب ہے میرزا کا

محمود تجھکو ہر اک محمود کہہ رہا ہے
مسعود تجھکو ہر اک مسعود کہہ رہا ہے
محمود تجھکو اپنا موعود کہہ رہا ہے
موعود کا ہے فرماں محمود کہہ رہا ہے

آیا ہوں تیرے در پر طالب تری دعا کا
محبوب تو خدا کا نائب ہے میرزا کا

احمد کا دین زندہ اب تجھ سے ہو رہا ہے
فتنہ اگرچہ جاگا پر اب تو سو رہا ہے
منظور تھا جو حق کو وہ خوب ہو رہا ہے
محروم تیرے در کا در در پہ رو رہا ہے

آیا ہوں تیرے در پر طالب تری دعا کا
محبوب تو خدا کا نائب ہے میرزا کا

تیرا بشیر ہونا ثابت بشارتوں سے
تیرا نذیر ہونا ثابت روایتوں سے
عابد کا ہونا عابد زہد اور ریاضتوں سے
محمود تو تو ہے ہی پر اپنی عادتوں سے

آیا ہوں تیرے در پر طالب تری دعا کا
محبوب تو خدا کا نائب ہے میرزا کا

محمود تو تو ہے ہی اور ہے غلام احمد
اور نور دین تو ہے ہی اور بر مقام احمد
ثابت ہے تیرا ہونا قایم مقام احمد
ہے ہو رہا بحق سے مشہور نام احمد

آیا ہوں تیرے در پر طالب تیری دعا کا
محبوب تو خدا کا نائب ہے میرزا کا

اعدا کا دل ہو چھلنی ایسا لگے نشانہ!
مرنے کو اپنے مرمر ڈھونڈے پڑا ٹھکانہ!
ناآشنا ہو سب سے اپنوں سے ہو بیگانہ
فی النار والسقر ہو بدبخت کا ٹھکانہ

آیا ہوں تیرے در پر طالب تیری دعا کا
محبوب تو خدا کا نائب ہے میرزا کا

تہمت لگا کے بھاری جائے کہاں کو ناری!
بہتاں اس کا اس پہ سرتابپا ہو طاری!
تیغ ستم کی دیکھے آنکھوں سے آبداری
مونہہ کالا پیر نیلے ہو موت کی سواری

آیا ہوں تیرے در پر طالب تیری دعا کا
محبوب تو خدا کا نائب ہے میرزا کا

دکھ دینے والا بددین دکھ میں ہی مبتلا ہو!
اخفا ہو۔ برملا ہو۔ پھر مبتلاء بلا ہو!
ایسی سزا وہ پائے منہ سے خدا خدا ہو!
تہمت لگانے والے تیرا کہاں بھلا ہو!

آیا ہوں تیرے در پر طالب تیری دعا کا
محبوب تو خدا کا نائب ہے میرزا کا۔

میں ہوں اکیلا بیکس نار حسد ہے بھاری
دل کو قرار کیسے ہے جاں کو بے قراری!
جاتی رہے نہ عزت رکھی رکھائی ساری!
سرشار شرم میں ہوں آتی ہے شرم ساری!

آیا ہوں تیرے در پر طالب تیری دعا کا
محبوب تو خدا کا نائب ہے میرزا کا

جس مخمصہ کے اندر ہے جان میری! آئی
جلدی سے ہو خدایا اس سے مری! رہائی
بالائی دشمنوں نے پائی ہے جو بھائی
سچ جھوٹ کو بنا کر بگڑی ہوئی بنائی!

آیا ہوں تیرے در پر طالب تیری دعا کا
محبوب تو خدا کا نائب ہے میرزا کا

امید ہی تو مجھکو یہاں تک ہے کھینچ لائی!
امید نے کرائی در پر ترے رسائی!
امید کا بھلا ہو جسکو یہ بات بھائی!!
محمود تیرے در پر قدرت کی ہے دہائی!!

آیا ہوں تیرے در پر طالب تیری دعا کا!!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق قادیان

مورخہ ۹ر دسمبر ۱۹۱۵ء

اصحاب الفیل کا حملہ دارالامان پر

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نزول جس مقدس مقام پر پسند فرمایا ۔ اور جس کے احترام اور دارالامان ہونے کی بشارتیں ملیں اور جسکو ابد الاباد کے لئے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے سلسلہ کا مرکز قرار دیا ۔ دو سال سے برابر محسن کشوں کا ایک فریق اپنی پوری طاقت اور تدابیر سے کوشش کر رہا ہے کہ اس مرکز کو توڑ دیا جائے اور قوم کے دلوں سے اس عظمت اور وقعت کو کم کر دیا جاوے جو قدرتی طور پر اسے شعائر اللہ سے ہے ۔ وہ اپنی متواتر نامرادیوں اور ناکامیوں سے شرمندہ ہو کر نئے ہتھیاروں اور مخلوط آفرین طریقوں کو ہاتھ میں لے کر حملہ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ خدا کے گھر کو تباہ کر سکینگے ۔ مگر انہیں معلوم نہ رہنا چاہیئے کہ وہ اپنی ان تدبیروں میں نہ صرف نامراد رہینگے بلکہ اللہ تعالےٰ کے رسول کے تخت گاہ کی عظمت کو اور بڑھانے والے ہونگے ۔ یہ حملے اور یہ تباہ کن کوششیں سلسلہ عالیہ اور حضرت فضل عمر کا ابتک کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں ۔ بلکہ اسکے کھیت میں کھاد کا کام دے رہی ہیں ۔ ہاں انکی محسن کشی کے فرد جرم پر ان کے ہاتھ سے دستخط کر رہی ہیں ۔ جب سے خلافت راشدہ حقہ کے انکار کی لعنت نے انہیں حق سے دور کر دیا ہے قادیان اور اسکے ساتھ تعلق و اخلاص رکھنے والوں کے لئے ایک عداوت کا بیج انکے دلوں میں بویا گیا ہے جو یوماً فیوماً ایک زہریلے درخت کی صورت اختیار کر رہا ہے کوئی موقعہ یہ ناحق شناس نہیں جانے دیتے ۔ جبکہ وہ سلسلہ حقہ کے محترم امام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہلبیت پر (جن کی تطہیر میں متواتر آیت تطہیر نازل ہوئی اور اصحاب الصفہ جنکی شان میں اللہ تعالےٰ کی پاک وحی مسیح موعود پر اتری) دل آزار اور رکیک حملے نہ کرتے ہوں ۔ انکا یہ جنون سالانہ جلسہ کے قریب اور بھی بڑھتا گیا ہے اور اس کی طرح جسکا ذکر قرآن مجید نے مامورین و مرسلین اور انکے جانشینوں کی مخالفت کرنیوالے سے تشبیہ دیکر کیا ہے ۔ دیوانہ وار ہانپ رہے ہیں ۔ اور ہر طرف کاٹنے کے لئے دانت مارتے ہیں ۔ سالانہ جلسہ کے قریب اس جنون کے بڑھنے کی وجہ انکی سالگذشتہ کی ناکامی کا یاد بھی ہو سکتی ہے ابھی تھوڑے ہی دنوں کی بات ہے کہ اصحاب الفیل کے نعرہ جنگ میں اعلان کیا گیا تھا ۔ کہ آئندہ گالیوں کے لئے ایک ضمیمہ مخصوص کیا جائیگا ۔ مگر اس عہد پر دو ہفتہ بھی عملدرآمد نہ ہو سکا ۔ ۳۰ر نومبر کے پیغام میں جس شرافت اور متانت کا ثبوت دیا گیا ہے ۔ وہ کچھ لاہوری اصحاب الفیل ہی کے لئے سزاوار ہے ۔

امارت کے خواب پریشان دیکھنے والا بانی فتنہ اپنی ناکامی پر خون کے آنسو بہا کر رہجائیگا جب وہ دیکھے گا کہ اسکے اعلان کی توہین اور تضحیک میں ۳۰ر نومبر کا اخبار ایک زبردست دستاویز ہے اور یہ ثبوت اور شہادت ہے اس امر کی کہ

سلسلہ کا شیرازہ خلافت راشدہ کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا

اور یہ پہلی مرتبہ نہیں کہ رئیس المنکرین کی تجاویز کی اعلان کر نیکے بعد اسطرح پر عملی بے عزتی ہوئی ہو ۔ مولوی محمد علی صاحب اگر اب بھی عقل خداداد سے کام لیں تو عبرت حاصل کر سکتے ہیں ۔

جس دریدہ دہن کی گالیوں کے لئے ۳۰ر نومبر کا پیغام وقف کیا گیا ہے وہ کبھی جماعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے خلیفہ اول کے عہد سعادت میں مشارٌ الیہ نہیں سمجھا گیا اور اسکے قلم اور زبان کو سلسلہ کی تائید اور خدمت کی توفیق نہیں ملی ۔ اور اب وہ اصحاب الفیل کے لئے کرایہ کے ایک ٹٹو سے بڑھکر وقعت نہیں رکھتا اسلئے اسکو خطاب کرنا ہم پسند نہیں کرتے ہاں یہ سمجھکر کہ ان گالیوں اور مفتریات کے لئے جو ۳۰ر نومبر کے پیغام میں شائع کی گئیں ہیں ذمہ دار ہے ۔ ہم اسکو ہی زیر نظر رکھکر بتانا چاہتے ہیں کہ یہ حق کے دشمن قادیان پر حملے کرتے ہوئے کہاں سے کہاں جا پہنچے ہیں ۔

اللہ اکبر خربت خیبر

یہ الہام سلسلہ حقہ کے غالی دشمن عبدالحق غزنوی نے شائع کیا تھا کہ اسے قادیان کے متعلق ہوا ہے ۔ پیغام اسکی تجدید کر کے اسکی تائید کرتا ہے کہ گویا اسکی پیشگوئی پوری ہو گئی ۔ پہلے ان نا اہلوں نے مرکز سے کٹ کر ایمانی اور اعتقادی رنگ میں **مرتد پٹیالوی** کے ہاتھ پر بیعت کی ۔ جن عقاید کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکو الگ کیا اور اسکے فتنہ کے رد میں ایک مبسوط کتاب **حقیقۃ الوحی** لکھی ۔ وہی عقاید اصحاب الفیل کے گروہ نے شائع کئے اور انپر اصرار کر کے باقی تمام جماعت کو جو خدا کے محض فضل سے خلافت راشدہ کی برکات سے متمتع ہو رہی ہے ۔ مختلف رنگوں میں کوسنا شروع کیا اور جماعت کے اہل دل اور متقی و راستباز طبقہ کو جاہلوں کی جماعت کہکر انکی دماغی اور روحانی توہین کی اور اب اس سے بھی سیر نہ ہو کر مقام خلافت پر نئے حملوں کی ابتدا کی ہے اور عبدالحق غزنوی کی قے جماعت کر اسکی تائید عملی رنگ میں شروع کی ہے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہی الہام ادیان باطلہ کی ہلاکت کے متعلق ہوا تھا ۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

"میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس ہاتھ کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نور ساطعہ نکلا ۔ جو اردگرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اسکی روشنی پڑی تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا ۔ بلند آواز سے بولا ۔

اللہ اکبر خربت خیبر

اب غور کرو کہ حضرت مسیح موعود کو تو یہ الہام انوار روحانی اور فیوض آسمانی کے انتشار کے لئے ہوا ۔ اور جو نور آپکے محل سے نکلا وہ ادیان باطلہ کی ہلاکت کا موجب ہوا ۔

دارالحرب

مگر یہ محسن کش اور آقا فروش قادیان کو جو محل نزول برکات اور مظہر انوار سماوی ہے حرب حر کا مصداق قرار دے رہے ہیں اور اسے کھلم کھلا **دارالحرب** قرار دیا جاتا ہے اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے ۔ کہ یہ لوگ اب اپنے بغض و عناد میں اس درجہ تک نکل گئے ہیں کہ ان کے نزدیک قادیان کی غریب جماعت گویا واجب القتل ہے ۔ برٹش حکومت کے زیر سایہ امن سے رہنے والی جماعت پر یہ فتویٰ پہلے ان لوگوں نے دیا تھا جنہوں نے خدا کے برگزیدہ مسیح موعود کا انکار کیا اور اسپر کفر کا فتویٰ دیا ۔ اور آج یہ محسن کش قادیان کو دارالحرب قرار دے رہے ہیں ۔

اور وہ زمین محترم جس کے لئے یہ وعدہ دیا گیا تھا ۔ کہ **لولاک لاکرام لهلك المقام** ۔ اور وہ زمین پاک جہاں سے انوار سماوی کا آفاق عالم میں پھیلنا مقدر کیا گیا تھا جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ کا **ابدی مرکز** قرار دیا جہاں وہ **منارۃ المسیح** بنانا آپ نے پسند فرمایا ۔ اور اپنے آخری آرام کیلئے قادیان ہی کی زمین کو منتخب کیا ۔ اور اپنی جماعت کے اتقیاء اور صلحاء کے لئے اپنی زندگی میں مقبرہ بہشتی بنایا اصحاب الفیل کے نزدیک

اسپر غضب الٰہی کے آثار نمودار ہیں

خدا کے لئے سوچو اور غور کرو کہ کیا اسی عقیدہ اور ارادت کے ساتھ یہ لوگ احمدی کہلا کر قوم کو گمراہ نہیں کر رہے ۔ انکی نظر میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان اور اسکے کاموں کے متعلق کوئی عظمت باقی نہیں رہی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات آپکے اہلبیت اور سلسلہ کے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ انکو بغض اور عداوت ہے اور اسی تاریک بخار سے انکے دماغ اور دل بھرے ہوئے ہیں ورنہ وہ اسجگہ کو جہاں سے سلامتی اور امن کی شعاعیں اطراف عالم میں پھیلیں۔ دارالحرب قرار نہ دیتے۔

صاحبزادہ عبدالحی کی علالت و وفات

عزیز مکرم عبدالحی کی علالت اور وفات ہر چند اسکی جوانمرگی اور ہونہاری اور حضرت خلیفہ اول کے خلف اکبر ہونے کی حیثیت سے ایک غم افزا واقعہ ہے۔ مگر اس واقعہ کی عام حیثیت ایسی ہے کہ ہر روز اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پھر آپکے خلیفہ اول کی وفات کے بعد دوسروں کی موت اور اسکے متعلقات کی کیا حقیقت ہے۔

یہ محسن کش آج قوم کو رونی شکلیں بنا کر لبوتے ہوئے منہ سے دکھانا چاہتے ہیں کہ گویا عبدالحی کے ساتھ انہیں بڑی محبت اور الفت تھی۔ جنکو مسیح موعود کی اولاد کے ساتھ بغض اور عداوت ہو۔ وہ نورالدین اعظم کی اولاد اور اہلبیت سے کیا محبت کر سکتے ہیں حضرت حکیم الامتہ تو حضرت مسیح موعود پر اور آپ کی اہلبیت اور ذریت پر اپنا سب کچھ نثار کر دیتا ہے۔ یہ الٰہی دشمنی کرنیکے لئے اور اپنے بغض و عداوت کے لئے ایسے حیلے نکالتے ہیں کہ

جسمانی رشتہ کوئی چیز نہیں

اور عام طور پر یہ وعظ کرتے ہیں۔ مگر عبدالحی کے متعلق اپنے ہم و غم کا ذکر کرتے ہوئے معلوم نہیں کیوں نہیں شرماتے۔

ماں سے زیادہ پیار کرنیکا دعوی کرنیوالی کتنی ہوتی ہے

عبدالحی کے پیاروں کے دشمن اور عبدالحی کے ساتھ دوستی اور محبت کا اظہار ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ اسکی علالت کی تو اخبار میں خبر تک شائع نہ کریں اور آج اسکے مرنے پر ان کے لئے زمین و آسمان تنگ اور تاریک ہو جائے اس ابلہ فریبی کی بھی کوئی حد ہے۔

کہا جاتا ہے کہ قوم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے والا وجود قادیان سے محض اسلئے نکلا تا قوم کو رسوائی سے بچائے۔ اس میں کیا کلام ہے کہ ایک ایسا شخص جس پر حضرت مسیح موعود اور آپکے اہلبیت کے بے انتہا احسان ہوں۔ وہ قادیان میں رہکر ایسی محسن کشی کا نمونہ دکھائے تو یہ قوم کی رسوائی کا موجب نہ ہوتا تو کیا ہوتا۔ خدا تعالے نے پہلے ہی سے اخرجہ منہ الیزیین کہکر اسکی خبر دے رکھی تھی۔ اور اکبر شاہ خان نے اپنی تاریخدانی سے اسپر یہ احسان کیا کہ اسے شاید ۳۵ ویں نسل میں یزید سے جا ملایا۔ جس طرح پر آج یزید کا نام قوم کی رسوائی کا موجب ہے اسی طرح اسکا وجود بے شک محسن کشی اور عداوت اہل حق کے باعث موجب ذلت و بدنامی ہے۔

یہ ظاہر کرنا کہ اسپر حملہ کیا گیا یا کیا جاتا جیسا کہ بعض سیدھے سادے لوگوں کو ابتک کہا جاتا ہے۔ واقعات نے خود اسی کو قادیان لاکر جھوٹا کر دیا۔ عام طور پر کہا جاتا تھا۔ اور بیحیائی سے اب بھی شائع کرتے ہیں کہ قادیان دارالحرب ہو گیا ہے مگر وہی محمد علی قادیان آتا ہے اور اپنے رفقاء کے ساتھ آتا ہے۔ اور کوئی اسکو مار نہیں ڈالتا جیسا کہ وہ اور اسکے ساتھی مشتہر کرتے ہیں اس واقعہ نے انکی اس افترا پردازی پر ایک زبردست مہر کر دی ہے اور پیغامی اخبیر نے جو کچھ خرافات شائع کئے ہیں۔ ان سب کی تردید اصحاب فیل کی آمد سے ہو گئی

حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب جب صدر انجمن کے ممبر ہوئے تو انہیں اصحاب الفیل نے پیغام میں طعن آمیز الفاظ میں اسکا ذکر کیا۔ اور عزیز عبدالحی کا نام لینا بھی گوارا نہ کیا بلکہ لکھا کہ

اپنی نئی بیوی کے بھائی کے خسر کو ممبر کر دیا

جو لوگ کل تک اس قسم کی سفیہانہ دل آزاریوں سے باز نہیں آتے تھے اور اسکی علالت کی خبر تک سے اپنے دوستوں کو آگاہ کرنا پسند نہیں کرتے تھے وہ آج اسکی ہمدردی کے آنسو بہاتے ہیں۔ اب صاف سمجھ میں آسکتا ہے

کہ یہ آنسو وفاداری کے نہیں بلکہ مکاری کے ہیں

صاحبزادہ عبدالحی کی توہین

چنانچہ اسی مضمون میں صاحبزادہ عبدالحی کی بیحد توہین کی گئی ہے اور افسوس ہے یہ توہین اسوقت کی جاری ہے جبکہ وہ جواب دینے کے لئے دنیا پر موجود نہیں۔ میاں عبدالحی کی غیرت ایمانی پر اسکو بے تعصب کہکر حملہ کیا گیا ہے۔ اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ وہ ایک غیور باپ کا بیٹا ہو کر جسنے زمیندار کے ایڈیٹر کے ساتھ احمدیہ بلڈنگ میں اپنی ایمانی غیرت کا نمونہ دکھایا اور جسنے بارہا اپنے باپ کی غیرت کا معائنہ کیا آج کہا جاتا ہے کہ وہ معصوم بچہ نعوذ باللہ سلسلے عالیہ کے دشمنوں اور تلخ دشمنوں کے ساتھ خلا ملا رکھتا تھا اور حضرت مسیح موعود اور اسکے اہلبیت کی توہین کرنیوالوں کا دوست تھا۔ اس سے بڑھکر عبدالحی کی توہین کیا ہوگی اور پھر اسکے مرنے کے بعد یہ اظہار محبت اور یہ ٹسوے بہانا صرف اسلئے ہے کہ مرنے والے کے ماتم کا نام لیکر اسے دنیا میں نعوذ باللہ دین کے لئے غیرت نہ رکھنے والا قرار دیں۔ عزیز عبدالحی ان الزامات سے پاک تھا اور اسکے مرنیکے بعد اسکے متعلق ایسا ظاہر کرنیوالے خدا سے ڈریں۔

والدہ عبدالحی کی توہین

اسی مضمون میں والدہ عبدالحی صاحبہ کی بھی توہین کی گئی ہے اور انکے اخلاص پر حملہ کیا گیا ہے لکھا ہے کہ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے آنا چاہا مگر والدہ عبدالحی صاحبہ کو گویا روک دیا گیا۔ کہ انہیں نہ بلایا جاوے۔ والدہ عبدالحی صاحبہ خدا کے فضل و کرم سے زندہ ہیں۔ انکو کبھی کسی نے ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کے آنے یا نہ آنے کے متعلق کچھ بھی نہیں کہا۔ جہاں مریم عیسے جیسا آدمی آگیا۔ وہاں اگر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب آجاتے تو انہیں کون روک سکتا تھا۔ بعد مردن یہ سارے افسانے یاد آرہے ہیں۔ ہمدردی اور محبت کا جوش تھا تو کس نے ان کو روکا تھا۔ مرزا یعقوب بیگ تو اجازت طلبی میں ہے۔ اور وہ مفت کرم داشتن سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے حقیقی ہمدردی کے لئے کوئی چیز روک نہ تھی۔

اس قسم کے بہت سے خرافات ۳۰ نومبر کے پیغام میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ احمدی جماعت خدا کے فضل و کرم سے ان مکائد اور چالاکیوں سے خوب واقف ہو چکی ہے۔ اور وہ کامیابیاں جو حضرت اولوالعزم کے ہاتھ پر سلسلہ کو نصیب ہو رہی ہیں اور خدا تعالی کی تائیدات و عملی شہادتیں اور نشان ہیں جو حضرت مسیح موعود کے بعد پھر سلسلہ کی عظمت کو بڑھا رہے ہیں۔ ان محسن کشوں کے لئے تو اب اسپر ہی عمل کرنا چاہئے۔

مپیچ تا بر ہی اے حسود کیں رنجے است
کز منفعت آں جز بمرگ نتواں رست

قواعد و ضوابط اخبار

اخبار فاروق ہر جمعرات کو قادیان سے نکلتا ہے اسکا چندہ پیشگی لیا جاتا ہے اسمیں مخالفین اسلام و سلسلہ احمدیہ کے اندرونی دشمنوں کے اعتراضات کے معقول دلائل لیکن دنداں شکن جواب دیئے جاتے ہیں گورنمنٹ کی وفاداری اور شکریہ احسانات برطانیہ کا اظہار اسکا فرض منصبی ہے تختگاہ خلافت و سلسلہ کی خبریں اور حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ڈائری بیرونجات کے احباب کو پہنچانیکا یہ ذمہ وار ہے اسکا چندہ سالانہ نہایت قلیل ہے تاکہ ہر طبقہ کے احمدی لوگ خرید سکیں یعنی صرف تین روپے مع محصول ڈاک ہندوستان سے باہر صرہ جو خریدار صدر انڈیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اور میرا ایک خیال

سرگرم تخلیہ انہیں محفل میں جالیا
ایسا لیا۔ مڑوڑ کے گردن۔ دبالیا
پوچھا انہیں یہ مشورے کیسے ہیں ہو رہے
کیوں جمع انجمن میں یہ پیسے ہیں ہو رہے
کس پر تبرّہ بازی ہے یوں بے دریغ آج
کس کے لئے نیام سے باہر ہی تیغ آج
سانپوں کے بچّے کہتے ہو کن کو یہ بار بار
کس کے نبی نہ ہونے پہ باتیں ہیں زوردار
کس کی خلافت آپ کی آنکھوں میں خار ہے
جو ہاتھ سے نکل گیا کس کا شکار ہے
کس نے تمہاری خواہشوں کا خون کر دیا
کس بات نے تمام کو مجنون کر دیا
کھسیانے ہو کے کہنے لگے کچھ نہیں یونہی
احباب جمع ہو کے تھے بیٹھے ہوئے سبھی
(بزبانِ حال)
سینے ہمارے نارِ حسد سے ہیں جل رہے
کچھ گرم گرم فقرے ہیں منہ سے نکل رہے
مرتے ہیں بغض اہل رسالتمآب میں
جیتے ہیں سخت ذلّت و حال خراب میں
اب آرہا ہے جلسۂ سالانہ اس لئے
بیٹھے ہیں ہم تہیّہ طوفان کئے ہوئے
کچھ خواجہ فیکٹری میں بنائے گئے ہیں ہم
ان کے چلانے کے لئے کرتے ہیں مشق ہم
کچھ تیر ہیں بجھے ہوئے زہر شدید میں
کچھ گولے ہیں ڈھلے ہوئے نار یزید میں
ان پر امیر قوم کی ہے مُہر کا نشاں
محنت نہ جائے مریم عیسیٰ کی رائگاں
یہ سب چلائے جائینگے آل مسیح پر
حملے ضرور ہونگے کمال مسیح پر
مینے کہا کہ جاؤ ڈراتے ہو کس کو تم
اور تیز تیز دانت دکھاتے ہو کسکو تم
حصن حصین و اور دادار میں ہیں ہم
حرّام خاص احمد مختار میں ہیں ہم
اللہ ہمارا حافظ و ناصر ہے ہر گھڑی
ہم عاجزوں پہ اسکی عنایات ہیں بڑی
کافی ہے خود قتال عدو کے لئے وہ ذات
تبلیغ سلسلہ میں ہمیں بخشے گا ثبات

اہلحدیث کو چیلنج

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اخبار اہلحدیث میں فاروق کے متعلق بہت سی کذب بیانی کر کے فرمایا ہے کہ فاروق مورخہ ۴ نومبر میں جو تفسیر ثنائی سے ایڈیٹر اہلحدیث کا یہ مذہب نقل کیا ہے کہ وہ آجکل یہی حضرت مسیح کو وفات یافتہ مانتا ہے اس نقل میں تفسیر ثنائی کی عبارت کو تحریف کر کے یہود یوں کے بھی کان کترتے ہیں اسمیں شک نہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب لوگوں کے سامنے ضرور اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ مسیح آسمان پر بجسدہ العنصری زندہ ہے مگر اس انوکھی حیات کے ثبوت سے آپ ایسے ہی عاجز ہیں جیسے کہ یہودی انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم کے دعوی کے ثبوت دینے سے اگر مولوی صاحب کا از روئے قرآن مجید و احادیث صحیحہ واقعی مسیح کے بجسد عنصری آسمان پر زندہ ہونے کا عقیدہ ہے تو ذرا حوصلہ کر کے مندرجہ ذیل قسم تو کھالیں پھر ہم مان لینگے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب حقیقتاً مسیح کو زندہ مانتے ہیں ورنہ سچ یہی ہے کہ وہ دل سے بغض سے کہتے ہیں کہ مسیح فوت ہو چکا قسم اس طرح کھا کر اخبار میں شائع کر دیں کہ

"میں مولوی ثناء اللہ مفسر تفسیر ثنائی و ایڈیٹر اہلحدیث الحی القیوم قادر توانا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بروئے قرآن مجید و احادیث صحیحہ یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم آج کے دن تک بجسد عنصری زندہ آسمان پر موجود ہے۔ اور وہی حسب پیشگوئی مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم آسمان سے بجسم خاکی زمین پر نازل ہو کر اصلاح خلق کرینگے اور یہ میرا انکی حیات کے متعلق اقرار باللسان و تصدیق بالقلب ہے اگر میں یہ جھوٹی قسم کہتا ہوں تو اللہ تعالے مجھ پر وہ لعنت وارد کرے جسکی لعنت اللہ علی الکاذبین میں وعید ہے" امین

جب آپ یہ قسم اہلحدیث میں شائع کر دینگے تو پھر یہ الزام آپکو ہم کبھی نہ دینگے کہ آپ حیات مسیح کے ثبوت سے عاجز ہونے کی وجہ سے اس مسئلہ پر مباحثہ سے گریز کرتے ہو۔ بلکہ ہم یہ سمجھ لیں گے کہ دراصل آپ اس مسئلہ کو ہمارے مشن سے بے تعلق ہونے کی وجہ سے لغو جانتے ہیں۔ اور آئندہ آپ سے قبل از مباحثہ حیات و ممات اس امر کا تصفیہ کرینگے کہ آیا آپکا یہ دعوی لغویت فضول و لغو ہے یا نہیں لیجئے مولوی صاحب ابتو بقول آپکے ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

دیکھئے اب اِدھر اُدھر کی باتیں نہ بنائیے سیدھی سادی بات مان جائیے اپنی زبانی اقرار کی قلبی تصدیق پر فوراً حلف اٹھائیے یہ حلف شرعاً ناجائز نہیں عقلاً منع نہیں۔ ہمارا غالب گمان یہ ہے۔ کہ آپکی قلبی تصدیق اسپر نہیں جو زبان سے آپ اسوقت مسیح کو زندہ مانتے ہیں اور ہمارے اس دعوے کی تردید کا سب سے بہتر اور آسان طریق یہی ہے کہ جو ہمکو مسلم ہے کہ آپ اگر دل میں یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح زندہ ہے تو اسپر حلف بالا اٹھائیے پس فیصلہ شد۔ اسکے جواب کا دو ہفتہ تک انتظار کر کے بصورت نہ شائع ہونے قسم کے ہم مجاز ہوں گے کہ آپکی ظاہر کو باطن کے خلاف یقین کریں۔ اور سمجھ لیں کہ بیشک آپ وفات مسیح کے دل سے قائل ہیں۔ اور اگر آپنے قسم سے انکار کیا تو دنیا جان لے گی۔ کہ آپ اپنے عقیدہ پر قائم نہیں۔ پھر ہم انشاء اللہ آپکو تفسیر ثنائی سے بھی سمجھا دینگے کہ آپ وفات مسیح مانتے ہیں ہمنے تحریف نہیں کی ہم نے آپ کے الفاظ تفسیر سے نقل کر دیئے ہیں۔ البتہ اپنی تفسیر میں جو چالاکی آپ نے کی ہے جس سے حیات مسیح ماننے والوں کو دھوکہ دیا ہے۔ وہ آپکا پردہ ہم نے نہیں اٹھایا تھا۔ اب اگر آپ چاہتے ہیں تو انشاء اللہ وہ پردہ بھی فاش کر دیا جاویگا۔ آپ نے ناحق وفات و حیات مسیح کے مسئلہ مسلّم سے اوراق سیاہ کر کے اپنی پردہ دری چاہی ہے تو ہمیں بھی انکار نہیں۔ فانتظروا

حکیم مریم عیسیٰ کی حالت

حکیم محمد حسین مریم عیسے پچھلے دنوں جب قادیان آیا تو اس نے مسلم کی اس حدیث کو جس میں دجال اور عیسیٰ نبی اللہ کی نبوت کا ذکر ہے وضعی قرار دیا اور یہ بھی بیان کیا کہ خود حضرت اقدس کے نزدیک یہ حدیث موضوع ہے چنانچہ حکیم مذکور کی تحریر بھی ہمارے پاس اس مضمون کی موجود ہے۔ مگر حضرت اقدس کی اپنی تصنیفات اسکے خلاف ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۵ طبع ثانی میں فرماتے ہیں

"یہ بھی ہمارا مسلم پر احسان ہے کہ ہمنے تاویل سے کام لیکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث کو مان لیا ورنہ رفع تناقص کے لئے ہمارا حق تو یہ تھا کہ اس حدیث کو موضوع ٹھہراتے لیکن خوب غور سے سوچنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ دراصل حدیث موضوع نہیں ہاں استعارات سے پُر ہے۔"

اب غیر مبایعین کا امیر اپنے اس حکیم کی بابت دیکھیں کیا فتویٰ دیتا ہے۔ جس نے اس حدیث کو وضعی قرار دیا۔ جسکو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے صحیح فرما کر کئی موقعوں پر اس سے استدلال کیا ہمارے مولوی فاضل بیرسٹر محمد اسحٰق صاحب نے لصریح من النبوۃ الحدیث کو کبھی وضعی نہیں فرمایا۔ انہ تو اپنی سستی جان چھڑانے کے لئے یہ بہتان باندھا کہ وہ اس حدیث کو کہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحیح فرما چکے ہیں۔ وضعی قرار دیتے ہیں اور جس بے باک گستاخ بے ادب محرر خصوصی نے کھلے بندوں ایک حدیث کو جسکی صحت پر مسیح موعود علیہ السلام کے دستخط موجود ہیں وضعی قرار دیدیا تو سب پیامیوں کو سانپ سونگھ گیا۔ یہ تعصب باغیان نہیں تو کیا ہے ؟

مختصر نوٹ

پلیگ سے گاؤں تباہ

ہمالہ کے دامن میں ایک چھوٹا سا قصبہ بنام امب آباد ہے وہاں پلیگ کا اسقدر زور ہے۔ کہ بہت سے آدمی مر چکے ہیں۔ باقی تمام گاؤں چھوڑ کر باہر چلے گئے ہیں کہ اگر کوئی بیمار مر جاوے تو دوسرا آدمی چھونا تک پسند نہیں کرتا دو دو دن مردے پڑے رہتے ہیں کوئی جلانے والا نہیں ملتا۔ وما کنا مھلکی القریٰ الا واھلھا ظٰلمون قرآن کی آیت سچ ہے۔ اور قادیان والے خدا کا شکر ہے کہ

مذہبی کانفرنس

پرکاش کا نزلہ پنڈت رام بھجدت پر گرا ہے کہ انہوں نے کیوں احمدیوں سے اس بے اعتدالی کی معافی مانگی۔ جس کی وجہ سے حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں اس کانفرنس کی شمولیت ہمنے چھوڑ دی تھی ہم تو پنڈت صاحب کی اس بے تعصبی کی داد دیتے ہیں اور اس سپرٹ کی تعریف کرتے ہیں۔ جس سے انہوں نے بھرے مجمع میں اپنے گروہ کی غلط کاری کا اقرار کیا ہے یہی وجہ ہے کہ سال حال کا اجلاس کامیاب ہوا۔ اور احمدیوں نے اس میں حصہ لیا۔ چنانچہ اس دفعہ اس کانفرنس کے اجلاس ۲۹ و ۳۰ نومبر و یکم دسمبر کی رات کو ہوئے۔ پہلے اجلاس کے پریزیڈنٹ دیوان لکشمی نرائن جی بیرسٹرایٹ لا تھے مسئلہ بحث طلب یہ تھا کہ جیو آتما انادی ہے یا پیدا شدہ۔ چونکہ کوئی مخالف بحث کے لئے نہ آیا اسلئے سوامی سروانند جی پنڈت رامچند۔ پنڈت آریہ منی اور لالہ چرنجی لال پریم وغیرہ اصحاب کے اس مضمون پر لیکچر ہوئے دوسرے اجلاس کے سبھاپتی پنڈت رام بھجدت تھے اور مضمون زیر بحث یہ تھا کہ مختلف مذاہب کے باہمی تعلقات کسطرح بہتر ہو سکتے ہیں اس میں احمدی صاحبان نے حصہ لیا۔ تیسرا اجلاس رائے ٹھاکر دت دھون کے زیر صدارت ہوا۔ اس اجلاس کے لئے یہ مضمون رکھا گیا کہ مورتی پوجا شاستر اور تیرتھ یاترا کی اجازت ویدوں میں نہیں ہے تت خالصہ اور سناتن دھرمی اصحاب نے ویدوں میں مورتی پوجا ثابت کرنے کی کوشش کی۔ جس کا جواب پنڈت آریہ منی اور پنڈت دھرم دیو نے دیا۔ اس طرح پر مذہبی کانفرنس کے اجلاس ختم ہوئے

آریہ سماج کس حالت میں ہے

اس سوال کا جواب آریوں کے مشہور و معروف اخبار "پرکاش" کی زبان سے دیا جاتا ہے ہمارے احباب اسے پڑھیں اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے الفاظ ایک دفعہ پھر پڑھ کر اپنے ایمان تازہ کریں۔

"اے دنیا بھر کے لوگو! آؤ اور خانہ جنگی کے تباہی خیز منظر دیکھو آؤ اور دیکھو کہ ایک ہرا بھرا گلشن کس طرح اپنے مالیوں کے ہاتھوں سے تباہ ہوتا ہے۔ آریہ سماج کی حالت پر آنسو نہ بہانا بھی آریہ سماج کی شان گوارا نہیں کرتی کہ وہ کسی سے رحم کا خواستگار ہو لیکن اسکی حالت سے تم عبرت ضرور حاصل کر سکتے ہو۔ وہ سوسائٹی جس نے اپنے بچپن میں ہی دنیا کو چکا چوند کر دیا تھا وہ سبھا جس کی ترقی کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی تھی۔ جس کی رفتار ترقی کو دیکھکر دوست خوش اور دشمن خائف تھے ہاں وہ سماج جس کا سماچار سن کر ہی امریکہ میں بیٹھے ایک یوگی نے کہدیا تھا۔ کہ بھارت میں ایک بھٹی روشن ہوئی ہے جو دنیا بھر کے خس و خاشاک کو جلا دے گی اس سوسائٹی کی آج یہ حالت ہے۔ کہ دوست تو دوست دشمن بھی اسکی حالت پر آنسو بہاتے ہیں۔

آریہ سماج لاہور کا یہ سالانہ جلسہ کیا تھا۔ مہا بھارت کا ایک کھیل تھا۔ لوگ ناٹکوں میں مہا بھارت کا کھیل دیکھنے جایا کرتے ہیں۔ کیوں نہ وہ ان دنوں لاہور میں آگئے اور انہوں نے مہا بھارت کا کھیل ایک زندہ صورت میں دیکھ لیا۔ آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ کیا تھا۔ وہ خانہ جنگی تباہیوں کی ایک زندہ تصویر تھی۔ آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ کیا تھا لوگوں کے لئے ایک مقنع عبرت تھا۔ آریہ سماج! پیارے آریہ سماج!! جان سے پیارے آریہ سماج!!! ستم رسیدہ آریہ سماج! ہاں اپنے ہاتھوں میں مجروح آریہ سماج! تو دھنیہ ہے۔ طاقت میں بھی تو لوگوں کا انبار کرتا ہے۔ اور کمزوری میں بھی آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ ناکام رہا۔ لیکن دنیا کو سبق دے گیا کہ خانہ جنگی کیسی بُری بلا ہے۔" (بلفظہ پرکاش)

فصل کی کیا حالت ہے

سرکاری رپورٹوں سے پایا جاتا ہے کہ اس ہفتہ میں موسم عام طور سے خشک رہا۔ خریف کی استادہ چاہی و نہری فصلوں کی حالت خراب ہے۔ کپاس کی چنائی اور دیگر فصلوں کی کٹائی جاری ہے۔ کپاس کی پیداوار امسال عام طور پر معمول سے کم ہے اور دیگر فصلوں کی چاہی و نہری رقبوں میں معمولی اور بارانی علاقوں میں معمول سے کم ہے دانے اچھی طرح پھوٹ نکلے ہیں مگر بارش کی اشد ضرورت ہے مواشی کی صحت عام طور پر اچھی ہے مگر بعض اضلاع میں چارہ کی قلت کی وجہ سے کمزور ہیں پینے کے آبپاشی کے لئے باقی عام طور پر بدستور ہے اور ابتدائی اور نیم قحط کے نرخ کے درمیان ہے گیہوں کا نرخ لاہور اور راولپنڈی میں ۸ سیر اور انبالہ فیروز پور اور لائل پور ۹ سیر فی روپیہ ہے۔

ایسی تمام مشکلات سے رہائی کا علاج قرآن شریف نے استغفار فرمایا ہے دیکھو سورہ نوح استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنٰت ویجعل لکم انھارا

جنگ کا اثر جرائم پر

برطانیہ میں جرائم کی تعداد روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔ جہاں ۱۹۳۴-۵ء میں قیدیوں کی تعداد ۱۹۷۹۱ تک پہنچ گئی تھی۔ وہاں جنگ کے عرصہ میں قیدیوں کی تعداد میں ہزاروں کی کمی ہو گئی۔ اعداد سے ظاہر ہے کہ اس عرصہ میں ۲۸۹۰۳ مرد اور عورتیں ۳۵۲۱ عورتیں سالگذشتہ کی نسبت کم جیلخانوں میں بھیجی گئیں۔ اسکی تین بڑی وجوہات ہیں جو سب کی سب جنگ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور وہ یہ ہیں (۱) چھوٹے چھوٹے جرائم کرنے والوں کا فوج میں بھرتی ہو جانا (۲) شراب فروشی کے گھنٹوں میں نمایاں کمی (۳) اور جنگ کی وجہ سے معقول اجرت پر روزگار باسانی ملجانا

درس قرآن مجید کے تفسیری نوٹ مکمل

جو حضرت نورالدین اعظم خلیفہ اول کے فرمائے ہوئے ہیں چند نسخے باقی ہیں جلد منگوا لو ۴

قیمت للہ مع محصول ڈاک۔ مینجر فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اور ہمارے مخالفین

"اس مضمون کو ضرور پڑھو"

(از سعدی پنجاب)

لم یبق من النبوۃ الا المبشرات

دنیا میں علوم حقہ قائم رہیں یا نہ رہیں۔ آنحضرت صلعم کی عزت ہو۔ یا نہ ہو حضرت مسیح موعود کی صداقت قائم رہے یا نہ رہے خدا تعالےٰ کے کلمات سچے ثابت ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن ہمارے پیامی دوست کچھ اپنی ضد کے ایسے پکے ہیں کہ خواہ ہزار دفعہ جھوٹے ثابت ہوں لیکن اسبات کے رٹنے کے سوا اور کچھ جانتے ہی نہیں کہ حضرت مسیح موعود محض جزوی اور مجازی نبی تھے۔ اور یہ کہ آپ کو نبوت کاملہ سے کوئی حصہ نہ ملا تھا۔ بڑا زور حضرت مسیح موعود کے کامل نبی نہ ہونے کا اسپر دیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات۔ جس کے معنے ان کے خیال میں سوائے اسکے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتے کہ یہ حدیث نبوت کاملہ کے دروازوں کو ہمیشہ کے لئے بند کرتی ہے۔ اور ایک جزو نبوت کو جاری رکھتی ہے۔ اسکا جواب ہماری طرف سے بارہا ہو چکا اور سیر کن بحثیں ہوئیں حضرت مسیح موعود کی تحریروں کو پیش کیا گیا۔ دیگر وجوہ سے سمجھایا گیا کہ اس حدیث کا یہی مطلب ہے کہ شریعت والا نبی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے"

(تجلیات صفحہ ۲۵)

لیکن جب ایک بات پر طبیعت اڑ گئی ہے اب آسمان و زمین ٹل جاویں حضرت مسیح موعود کی باتیں سب غلط اور کذب صریح ثابت ہو جاویں لیکن پیامیوں کے منہ کی بات اب ٹل نہیں سکتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس حدیث کو خوب واضح کر دیا ہے کہ مبشرات جزو نبوت نہیں بلکہ قسم نبوت ہیں۔ لیکن ڈوبتے کو تنکے کا سہارا پیامی اس حدیث کو بار بار پیش کئے جاتے ہیں اسلئے ضروری ہے کہ انہیں کے مسلمات لیکر حضرت مسیح موعود کی نبوت کو ثابت کیا جاوے میں اسجگہ مناسب خیال نہیں کرتا کہ میں مبشرات کو قسم نبوت ثابت کروں۔ بلکہ میں اسوقت ایک اور پہلو سے جس کیطرف شاید ابھی تک کسی کی توجہ نہیں گئی فریق مخالف کے معانی کو قبول کر کے حضرت مسیح موعود کی نبوت پر ایک اور طرح سے روشنی ڈالونگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

بفرض محال ہم یہ اگر مان بھی لیں کہ حدیث لم یبق من النبوۃ الا المبشرات نبوت کاملہ کے دروازوں کو ہمیشہ کے لئے بند کرتی ہے اور ایک جزو نبوت کو جاری رکھتی ہے تو اس سے یہ کہاں ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود کامل نبی نہ تھے یا آپ کو نبوت کاملہ حاصل نہ ہوئی تھی مجھے تو بعض وقت حیرانی ہوتی ہے کہ کیوں یہ لوگ حضرت مسیح موعود کو بالکل چھوڑ بیٹھے ہیں اور کیوں ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود کی کھلی کھلی تحریرات کو پس پشت ڈال رکھا ہے کیا حضرت مسیح موعود نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ

"نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

پھر کیا حضرت مسیح موعود نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ

"میں وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے"

(نزول المسیح صفحہ ۴۸)

پھر کیا حضرت مسیح موعود نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں"۔ (آخری خط)

پھر کیا حضرت مسیح موعود نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ

"میں نے × × × اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں × × × کو دیگئی تھی"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ)

پھر کیا حضرت مسیح موعود نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ

"آنچہ داد است ہر نبی را جام × داد آن جام را مرا بتمام"۔

پس ہم باوجود اسبات کو تسلیم کرتے ہوئے جو حضرت مسیح موعود نے فرمائی کہ

"میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں"۔

اس بات پر بڑے زور سے ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کامل اور حقیقی نبی تھے لیکن نہ آنحضرت صلعم کے دوسرے یا بالمقابل ہو کر بلکہ آپکا نام پاکر اور آپ میں ہو کر اور آپکے لئے مظہر تام ٹھہر کر آپ واقعی نبی اور رسول تھے۔ پس ہم اسبات کو مانکر کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی دوسرا نبی اور رسول نہیں آسکتا۔ اور یہ کہ نبوت کاملہ کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند ہو گئے ہیں۔ پھر بھی اسبات کو بڑے زور دار الفاظ اور دلائل سے پیش کرنا چاہتے ہیں کہ اس سے مسیح موعود کے کامل نبی ہونے پر مطلقاً کوئی زد نہیں پڑ سکتی آیا دنیا میں کوئی ایسا شخص ہے۔ جس کے پاس ایسا دماغ ہو اور اسکے دماغ میں ایسی عقل ہو کہ وہ ہمیں اس امر کو سمجھا دیوے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ الفاظ فرمائے تھے کہ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات تو اسوقت سے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کیسی نبوت رہ گئی تھی۔ آیا آپکی نبوت اسوقت کے بعد نبوت کاملہ تھی یا جزو نبوت ہو گئی تھی ہاں اگر کوئی ایسا شخص روئے زمین پر ہے جو یہ ثابت کر دیوے کہ آپ کے ایسا فرمانے سے آپ کا فوراً وصال ہو گیا تھا۔ یا آپ سے نبوۃ کاملہ چھین لی گئی تھی تو بے شک اس حدیث کا اثر مسیح موعود کے وجود پر بھی پڑ سکتا ہے۔ ورنہ اگر یہ کہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر اس حدیث نے کوئی اثر نہیں کیا بلکہ آپکی نبوت ویسی ہی کامل رہی جیسی کہ اس حدیث کے وقوع سے پہلے تھی تو بس ہمارا مدعا ثابت ہے جاؤ دنیا کی تاریخ کی ورق گردانی کرو۔ احادیث کی خوب چھان بین کرو۔ تمہیں یہ امر کہیں سے بھی ثابت نہ ہو سکے گا کہ آنحضرت صلعم بھی اس حدیث کے ماتحت کامل سے ناقص نبی بن گئے تھے۔ پس جبکہ یہ امر ایک ثابت شدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود اس حدیث کی زد سے مستثنےٰ ہے اور آپ کی نبوت اس حدیث کے ماتحت نہیں لائی جا سکتی تو پھر معاملہ بالکل صاف ہے ذرا سوچو اور دیکھو حضرت مسیح موعود کیا فرماتے ہیں۔

"خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اسکو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور وجود کو میری طرف کھینچا یہانتک کہ میرا وجود اسکا وجود ہو گیا × × × اور یہی معنی آخرین منہم کے لفظ کے بھی ہیں"۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱)

اس میں حضرت مسیح موعود صریح طور سے فرماتے ہیں کہ میرا وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہو گیا۔ پھر ایک جگہ فرمایا:۔

"خدا نے × × × میرا نام محمد و احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلعم کا ہی وجود قرار دیا ہے"۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ)

پس یہ بات صراحتاً ثابت ہو گئی کہ حضرت مسیح موعود خدا کے نزدیک آنحضرت صلعم کا ہی وجود ہے اور نیز یہ کہ یہ زمانہ خدا کی طرف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم رکھنے کی جگہ ہے جیسے کہ فرمایا:۔

"یہ زمانہ یقیناً خدا تعالےٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم رکھنے کی جگہ ہے"۔ جیسا کہ و آخرین منہم لما یلحقوا بہم اور پاک تحریروں کی دوسری آیتوں سے مفہوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا ہے پس اگر تو عقلمند ہے تو فکر کر اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے۔ ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے اخیر میں مبعوث ہوئے ہیں۔ اور یہ قرآن سے ثابت ہے اور اسمیں انکار کی گنجائش نہیں۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۰)

اب یہ تحریر صاف طور سے بیان کر رہی ہے کہ کسی دوسرے نبی اور رسول کی اسوقت بعثت نہیں ہوئی۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور روحانیت نے دوبارہ کامل تجلی فرمائی ہے اور جیسا کہ نبی کریم اولین میں نبی اور رسول ہو کر مبعوث ہوئے تھے ایسا ہی مسیح موعود کی صورت میں آخرین میں بھی مبعوث ہوئے ہیں۔ پس یہ تمام تحریریں کھلے کھلے طور پر حضرت مسیح موعود کی بعثت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت قرار دے رہی ہیں۔ اور آپ کے وجود کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ٹھہرا رہی ہیں اسلئے بموجب تحریر صریح حضرت مسیح موعود کے کہ "جو شخص مجھ میں اور محمد مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے اسنے مجھکو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱)

ہم جو حکم اصل کا ہے وہی حکم اسکے بروز کامل کے لئے لگاتے ہیں کیونکہ ظل اپنے اصل سے الگ ہو ہی نہیں سکتا۔ پس جبکہ اصل محمد صلعم اس حدیث کی زد میں نہیں آسکتا تو بروز محمد ثانی کامل صلعم کیونکر اور کس وجہ سے اس حدیث کی زد میں آسکتا ہے یا تو آنحضرت صلعم کو بھی اس حدیث کے ماتحت لاکر جزوی اور ناقص نبی مانو۔ اور یا مسیح موعود کو بھی آنحضرت صلعم کی طرح اس حدیث کی زد سے مستثنےٰ کرو۔ ان دو صورتوں کے علاوہ تیسری صورت اور کوئی نہیں۔

اب جبکہ میں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ بروئے نصوص قرآنیہ و نصوص حدیثیہ اور نصوص کتب احمدیہ کے حضرت مسیح موعود بموجب آیت و آخرین منہم آنحضرت صلعم کی آمد ثانی کے مورد ہیں۔ اور آپ نام۔ کام اور مقام کے اعتبار سے خود آنحضرت صلعم کا ہی وجود ہیں تو پھر بتاؤ کہ کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور سے نبوت کا دعویٰ کیا۔ تا جس پر اس حدیث کے رو سے جزو نبوت کا اطلاق ہو سکے۔ اعتراض تو تب ہے کہ جب ہم حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم سے جدا کوئی الگ وجود یا رسول قرار دیویں۔ یا آنحضرت صلعم میں اور آپ میں کوئی پردہ مغائرت درمیان باقی رکھیں لیکن جب ہم بموجب نصوص صریحہ اسبات کو یقین ہی نہیں کرتے کہ حضرت مسیح موعود آنحضرت صلعم سے کوئی الگ وجود یا رسول تھے تو اب یہ سارا اعتراض باطل ہو جاتا ہے۔ اور وہ ساری بنیاد جسپر ساری عمارت انکار کھڑی ہے وہ گر کر خاک میں ملجاتی ہے۔

حاصل کلام اس ساری تحریر کا یہ ہوا کہ حدیث لم یبق من النبوۃ الا المبشرات کے ماتحت جب آنحضرت صلعم کا وجود نہیں آسکتا تو محمد ثانی صلعم جو اسی محمد صلعم کا وجود اور اسی کی تصویر اور اسی کا نام ہے کیونکر اس حدیث کے ماتحت آسکتا ہے جس وجہ سے تم آنحضرت صلعم کو اس حدیث سے مستثنےٰ قرار دیکر کامل نبی قرار دیتے ہو۔ بعینہٖ وہی وجہ حضرت مسیح موعود کے لئے بھی باوجود اس حدیث کے ہوتے ہوئے کامل نبی ہونے کی ہے۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے الگ ہو ہی نہیں سکتا۔ دیکھو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ نے ہر ایک بات میں وجود محمدی میں مجھے داخل کر دیا۔ یہانتک کہ یہ بھی نہ چاہا کہ میرا کوئی الگ نام ہو۔ یا کوئی الگ قبر ہو۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے الگ ہو ہی نہیں سکتا۔" (نزول المسیح صفحہ ۳)

کیا خدا تعالےٰ کا مسیح موعود کو ہر ایک بات میں وجود محمدی میں داخل کر دینا اس امر کی صراحت نہیں کرتا کہ حضرت مسیح موعود کے لئے بھی وہی حکم ہے جو آنحضرت صلعم کے لئے ہے پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حدیث لم یبق من النبوۃ الا المبشرات کے ماتحت ہو کر کامل سے ناقص نبی بن گئے تھے تو بالضرور مسیح موعود بھی ناقص نبی تھے۔ لیکن اگر آنحضرت صلعم کی نبوت پر اس حدیث کے الفاظ کا کچھ اثر نہیں۔ بلکہ آپ ویسے ہی کامل نبی تھے جیسے کہ اس حدیث کے وقوع ہونے سے پہلے تو بعینہٖ اسی طرح مسیح موعود پر بھی اس حدیث کے الفاظ کا کوئی اثر نہیں۔ معاملہ بالکل صاف ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود کو نام کام اور مقام کے اعتبار سے بعینہٖ آنحضرت صلعم کا وجود قرار دے کر آنحضرت صلعم کی نبوت اور فضیلت کو آنحضرت صلعم تک ہی محدود رکھتے ہیں۔ جس سے بہر حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہتے ہیں لیکن ہمارے مخالف ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ گویا ہم حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم سے جدا یا بالمقابل علیحدہ خیال کر کے نبی اور رسول بقین کرتے ہیں۔ سبحانک ھذا بہتان عظیم (باقی آئندہ)

نوٹس۔ دفتر فاروق کے لئے ایک خوشنویس کاتب کی اخبار ہٰذا کے واسطے ضرورت ہے۔ نمونہ بھیجنے پر تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ کیا جائے گا درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ایڈیٹر

ایک سوال کا جواب

از سوادی غلام رسول صاحب صوفی آف بالاچک

سوال - مرزا صاحب کے الہام "ربنا عاجز" سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کا خدا ماتھی دانت ہے۔ اب جن لوگوں کا ایسا خدا ہو۔ اُن سے بڑھکر کون گمراہ اور مشرک ہو سکتا ہے۔

جواب - اللہ! اللہ!! جہالت بھی کیسی بری بلا ہے۔ اور جاہل انسان بھی کس شقاوت اور بدبختی کا پُتلا ہے کہ ایک نور کو ظلمت خیال کر لیتا ہے اور ایک حق کو باطل اور ایک امر صحیح کو غلط سمجھکر محض اپنے قصور فہم کی وجہ سے اسپر اعتراض کرنا شروع کر دیتا ہے ؎

وکم من عائبا قولا صحیحا ۔ وآفتہ من الفہم السقیم

عیسائی اور آریہ لوگوں کے اعتراضوں پر تو ہمیں کچھ اتنا افسوس نہ تھا کیونکہ ان کا بوجہ عربی زبان کے نہ جاننے اور نہ سمجھنے کے کتاب اللہ پر اعتراض کرنا کسی قدر انہیں قابل رحم اور معذور ٹھہراتا ہے لیکن ان نام کے مسلمانوں اور اسلام کے جھوٹے مدعیوں پر ہمیں افسوس ہے اور بہت بڑا افسوس ہے کہ باوجودیکہ انکا رسول عربی انکی مذہبی کتاب عربی پھر ان کا عربی زبان کے الفاظ سے اسقدر بیگانہ ہونا کہ جس سے انکی لاعلمی عیسائی اور آریہ لوگوں کی جہالت سے بھی کچھ زیادہ ہی بڑھی ہوئی ہے سخت قابل شرم ہے الہام "ربنا عاجز" پر اگر ایک آریہ اور عیسائی اعتراض کرتا اور عاج کے معنے ماتھی دانت کرنے میں جہالت کی وجہ سے غلطی کرتا تو ہم انہیں معذور سمجھکر اتنا افسوس نہ کرتے لیکن کسی مسلمان کا جو علم اور فضل کا بھی مدعی ہو۔ اور ہمچو من دیگرے نیست کی ڈینگ بھی مارنے والا ہو۔ ایسے انسان کا اس الہام کے یہ معنے کرنا اور اسکو قابل اعتراض قرار دینا اور پھر اسپر استہزاء اور فخر کرنا نہایت ہی قابل افسوس امر ہے۔ ایسا ہی چند روز ہوئے کہ مجھے ایک دوست نے ایک رسالہ دکھایا جس میں علاوہ اور اعتراضوں کے معترض مدعی علم نے بعینہٖ یہی اعتراض لکھا۔ جس کو دیکھکر سخت حیرت ہوئی کہ ایسے اعتراضوں کو رسالوں میں چھاپ کر شائع کرنا کہ جس سے اپنی ہی جہالت کی پردہ دری ہو۔ احمقانہ حبارت ہے۔ اب ہم بحولہ و قوتہ تعالےٰ بتاتے ہیں کہ الہام "ربنا عاجز" کے کیا معنے ہیں۔ اور عاجز سے اصل مراد لغت عرب کے رو سے اسجگہ کیا ہے لیکن قبل اسکے کہ ہم الہام کی اصل حقیقت کا انکشاف دکھائیں۔ یہ بتانا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہتے ہیں کہ ہمارے مخالفین نے بتکرار اپنی تحریروں اور تقریروں میں اس الہام کے لفظ عاجز کو ماتھی دانت کے معنوں میں لیا ہے جو ملہم کے خلاف منشا اور احمدی لٹریچر میں ہرگز قابل تسلیم نہیں۔ اور اگر کوئی صاحب الہام مذکور کے لفظ عاجز کے یہ معنی کسی ایسی کتاب میں جو حضرت مسیح موعود کی تصنیفات سے ہو یا کسی احمدی کی تصنیف میں تو ہم ایسے شخص کو ایک سو روپیہ انعام دے سکتے ہیں پھر جب عاجز کو ماتھی دانت کے معنوں میں نہ حضرت مسیح موعود نے لیا جو اس الہام کے ملہم ہیں اور نہ ہی کسی دوسرے شخص نے جو آنجناب کے مریدوں میں سے ہے۔ تو ایسی صورت میں ہم کسی کے خود تراشیدہ غلط معنوں کے ذمہ دار نہیں اور نہ ہی ایسے غلط معنوں پر کسی کا اعتراض کرنا جواب دہ ہونیکے لئے ہمیں مجبور کر سکتا ہے۔ ان نادانوں کو اتنی بھی سمجھ نہیں کہ وہ شخص کہ جس نے اپنی علمی طاقت کے اعجاز سے دنیا جہان کے اہل علم سے اپنا لوہا منوایا۔ اور زمین کے ایک سرے سے دوسرے تک اپنی روحانی قوت کے کرشموں سے ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا۔ کیا اسکے متعلق یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اسی عاجز کے ماتھی دانت والے معنے بھی نہیں آتے تھے۔ اور اگر فی الواقعہ ماتھی دانت ہی تھے تو کیا حضرت مسیح موعود اتنا بھی نہیں جانتے تھے کہ عاجز ماتھی دانت کو کہتے ہیں پھر آپ نے براہین احمدیہ میں یہ کیوں لکھدیا کہ مجھ پر اسکے معنے نہیں کھلے یعنی اس الہام کی حقیقت اور منشاء مجھے نہیں بتایا گیا۔ لیکن ممکن ہے کہ پیچھے آپ کو بتایا گیا ہو۔ لیکن یہ آپنے کہیں بھی نہیں لکھا کہ اسجگہ عاجز بمعنے ماتھی دانت ہے پھر خدا جانے ان نادانوں نے کہاں سے یہ معنے اخذ کر لئے کہ اسجگہ عاجز بمعنی ماتھی دانت ہی ہے اور بس سنو اور غور سے سنو کہ عاجز اسم فاعل ہے جو مضاعف ثلاثی ہے یا معتل اللام بصورت اول اسکے معنے ہیں۔ "شور انگیز آواز سے دنیا کو اپنی طرف توجہ دلانیوالا" قاموس میں یوں لکھا ہے عجّ یعجّ ای صاح ورفع صوتہ انہی معنوں میں حدیث احب العمل الی اللہ العجّ والثجّ۔ اور حدیث افضل الحج العجّ والثجّ میں لفظ عجّ کا مستعمل ہوا ہے جس سے مراد حجاج کے تلبیہ کی اونچی آواز ہے اور ثجّ سے مراد قربانیوں کا خون بہانا۔ اب ان معنوں کے لحاظ سے الہام ربنا عاجز کے یہ معنے ہوئے کہ ہمارا رب اپنی آواز کو بلند کرنیوالا ہے کیا مطلب ہے یعنی اس زمانہ میں اپنا مامور بھیجکر اعلاء کلمۃ اللہ فرمانے والا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت سے ظہور میں آگیا۔ اب غور کرو کہ ان معنوں پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے کیا یہ الہام ایک عظیم الشان صداقت نہیں کہ جو قبل از وقت پیشگوئی کی صورت میں ظاہر ہوئی اور جس کی واقعات حقہ نے تصدیق کی۔ کجا وہ زمانہ براہین کی تصنیف کا کہ جسوقت کا یہ الہام ہے اور کجا آج کا زمانہ کہ جس میں حضرت مسیح موعود کی بعثت سے اسلام کی تائید میں زمین اور آسمان میں جمالی اور جلالی رنگ کے اسقدر آیات اللہ کا ظہور ہوا۔ کہ جس سے زمانہ واقعی بزبان حال ربنا عاجز کے الہامی فقرہ کا ورد کر رہا ہے اور ہر ایک نشان کے ظہور کے وقت اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ ہمارے رب کی ہی آج تمام مذاہب کے مقابلہ میں آواز اونچی ہے۔ اور اسلام ہی آج ایک زندہ مذہب ہے کہ جس کی صداقت اور حقیقت کو خدا تعالےٰ نے تازہ نشانوں سے اطراف عالم میں ظاہر کیا۔ پس زمینی اور آسمانی نشانوں کی تائید سے شوکت اسلام کو دوبارہ قائم کرنا بھی اعلاء کلمۃ اللہ اور خدا کی اونچی آواز ہے جس کی قبل از وقت سالہا سال "ربنا عاجز" میں خبر دیگئی فحق ما قیل ولا یخفٰی والحمد للہ علی ذٰلک ثم کذا ماں بصورت دوم یعنے یہ کہ عاجز معتل اللام ہو تو اسکے کیا معنی ہیں سو واضح ہو کہ لغت میں لکھا ہے۔ چنانچہ صاحب صراح لکھتا ہے العجو والعجا۔ شیر خوار انیدن کودک را۔ یعنے بچے کو دودھ پلانا عجو اور عجا ہے اور قاموس میں ہے العجوۃ لبن یعاجی بہ الصبی الیتیم یعنے عجوہ وہ دودھ ہے جس سے یتیم بچہ کی پرورش کیجائے۔ اب ان معنوں کے رو سے عاجز کے معنے ہوئے یتیم بچہ کی دودھ سے پرورش کرنے والا۔ اب ربنا عاجز کے معنے ہوئے ہمارا رب ہماری یتیمی اور بیکسی کی حالت میں پرورش فرمانے والا ہے کیا مطلب ہے یعنے اس زمانہ میں جبکہ اسلام اور اہل اسلام کی حالت سخت کمزور ہونے سے قابل رحم ہو گئی تھی۔ اس ایسی بیکسی کی حالت میں جو ایک طرح کی یتیمی ہی ہے۔ ہمارا رب ہماری ربوبیت کے سامان پیدا کر کے ہماری پرورش فرمانے والا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالےٰ آپکو اس اسلامی غربت اور بیکسی کی حالت میں غیب سے لدنی طور پر روح القدس کے ذریعہ علوم حقہ کے دودھ سے پرورش دیکر دنیا جہان کی روحانی تربیت اور اصلاح کے لئے مبعوث فرمانے والا ہے جیسا کہ اس الہام کے بعد حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمانے سے اس الہام کی صداقت کو ایک دنیا پر ظاہر کر دیا۔ اب غور فرمائیں کہ ربنا عاجز کا الہامی فقرہ باوجودیکہ اسمیں یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی جو من وعن پوری ہو کر اپنی صداقت پر آپ ہی مہر لگاتی ہے اسپر اعتراض کرنا اور عاجز کو ماتھی دانت کے معنوں میں بتا کر خلق خدا کو دھوکہ دینا کیا یہ طریق دیانت اور شیوہ اسلام ہے فاتقوا اللہ ثم اتقوا اللہ

کھلی چٹھی بنام غیر مبایعین راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شہر راولپنڈی کے منکرین خلافت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض ہے کہ مہینے جب کبھی آپ لوگوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت و خلافت کے متعلق گفتگو شروع کی ہے بعض نے بیباکی سے حضرت صاحبزادہ صاحب کو گالی دینا اپنا وطیرہ بنا لیا اور بعض نے یہ کہنا اختیار کر لیا کہ چلو جناب حکیم صاحب سے گفتگو کر لو کیونکہ ہم غیر مبایعین میں سے صرف حکیم صاحب ہی عالم ہیں۔ آپ لوگوں کو ہر چند سمجھایا بھی گیا کہ یہ عجیب طرح کا ایمان ہے جس کی بنیاد حکیم صاحب کی زبان پر ہے نہ آپ لوگوں کے دل میں چنانچہ میاں فضل الٰہی درزی و میاں محمد دین و غلام قادر درزی و محمد صدیق وغیرہ غیر مبایعین زندہ گواہ موجود ہیں گو وے صاحبان اپنی کردنی کا کچھ خمیازہ اٹھا بھی چکے ہیں پس مہینے طوعاً و کرہاً آپ لوگوں کے متعلق حسن ظنی سے کام لیا۔ اور غلام قادر کے بار بار اصرار سے مہینے جناب حکیم صاحب شاہنواز سے تحریری گفتگو میں سلسلہ جنبانی کر دی کہ شاید اسی طریق سے ہی آپ لوگو پر حق کا قبول کرنا آسان ہو جائے۔ جناب حکیم شاہنواز صاحب کے ہم تہ دل سے مشکور ہیں کہ انہوں نے بھی طریق تہذیب ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ میرے اور ان کے درمیان تین تین پرچے بالمقابل بڑی سرعت سے ایک ہفتہ کے اندر ہی نکل گئے ہیں مگر میرا اخیر کا پرچہ جو تھا جسکا جواب جناب حکیم صاحب کی طرف سے کوئی پرچہ نہ آیا قریباً ڈیڑھ مہینہ ہو گیا ہے جو انکی خدمت میں پہنچ چکا ہوا ہے اور اسکے جواب کے لئے مہینے غلام قادر درزی کو کئی بار اور سید محمد اشرف صاحب کو تاکیداً حکیم صاحب کی خدمت میں بھیجا اور انہوں نے حکیم صاحب سے جواب طلب کیا مگر جواب نفی میں ملا کہ ابھی طیار نہیں آخر مہینے چوہدری وارث خانصاحب جو غیر احمدی رئیس خرم کے ہیں انکی معرفت دو دفعہ جواب طلب کیا تب بھی یہی جواب ملا کہ ابھی طیار نہیں جس سے ہر ایک منصف مزاج انسان سمجھ سکتا ہے کہ جناب حکیم صاحب آخر عالم آدمی ہیں خوب سمجھ گئے کہ بقاپوری کے سوال کا جواب مجھ سے کما حقہ حل نہیں ہوا۔ اور وہ مجھے ادھر ادھر ہونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں دیتے۔ ناچار خاموشی اختیار کرلی۔ یہ بات نہیں کہ میرے سوال کا جواب انکے پاس نہیں۔ بلکہ اسکا جواب دینے سے مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت ماننی پڑتی ہے اب میں حیران ہوں کہ آپ لوگ کیوں اس عبرتناک واقعہ اور دلیل نیرہ سے سبق حاصل نہیں کرتے اور حق کو قبول کرنے میں پہلو تہی کر رہے ہو۔ کیا آپ لوگوں کی نظروں میں جناب حکیم صاحب ایک جامع معقول منقول متبحر عالم نہیں تھے تو پھر انپر کس چیز نے ایسا اثر کیا کہ عرصہ ڈیڑھ مہینہ سے انکو شہر خاموشاں میں بٹھلا دیا ہے صرف وہ صداقت ہی ہے جو انکے دل کو مطیع کر گئی ہے گو وہ زبان سے اقرار کرنا معیوب سمجھیں حکیم صاحب نے خاموشی اور بطیر الحرکت سے شریفانہ اقرار فرما لیا ہے مگر آپ لوگ ہنوز تاریکی میں ہی ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ لو ابھی جواب دیا جاتا ہے۔ پس اب اگر بالفرض آپ لوگوں کی طعن تشنیع سے حکیم صاحب نے بحث کو چھیڑا بھی تو کسی اور مسئلے کی طرف رُخ کرینگے حضرت مسیح موعود کی نبوت کا انکار قرآن حدیث سے نہ وہ کر سکتے ہیں اور نہ انہیں امید ہے۔ کہ ہو سکے۔ اسواسطے بندہ بذریعہ کھلی چٹھی ہذا اعلان کرتا ہے کہ ایک ہفتہ تک اگر آپ لوگوں نے حکیم صاحب سے جواب میرے پرچہ کا لاکر نہ دیا تو فریقین کے پرچے اخبار میں چھاپکر ہدیہ ناظرین کر دئیے جائینگے۔ تاکہ عام پبلک کو جناب حکیم صاحب کا علم اور عقل اور انصاف اور طرز مبحث معلوم ہو جائے کہ ان باتوں میں کہاں تک انکو دسترس ہے اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ میرے سوال کا جواب کہاں تک دیا گیا ہے فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔

المعلن

خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری مبلغ راولپنڈی

نمبر ۱

کیا احمد قادیانی کو ساحر نہیں کہا گیا

از جانب خاکسار امیر اللہ (احمدی) از موضع اسماعیلیہ۔ تحصیل صوابی ضلع پشاور۔ مورخہ ۲۵ اکتوبر۔ آج ۲۵ اکتوبر کو اخبار فاروق میں پڑھا کہ خواجہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کے احمدی ہونے سے انکار کیا ہے بدیں سبب کہ حضرت مسیح موعود کو مخالفوں نے ساحر نہیں کہا۔ میں جناب تعالےٰ کو واحد لاشریک جانکر تحریر کرتا ہوں۔ اور اس پاک پروردگار کی قسم کھاتا ہوں جس نے مسیح موعود کو نبی کر کے مخلوق کی رہنمائی کے لئے بھیجا۔ اور مجھے بھی اس پاک اور مبارک امام کے بیعت سے مشرف کیا۔ الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ۔ جب میں نے اول اول بیعت کی (اور میرا بیعت لیکچر سیالکوٹ سے اول اول کا ہے) میرے دو استاد میرے گاؤں موضع اسماعیلیہ میں تھے جن میں سے ایک مر گیا ہے اور ایک ابتک بقید حیات ہے میں نے جب مقام پشاور بیعت نامہ لکھا۔ تو اسماعیلیہ میں میرے استادوں کو خبر ہوا تھا۔ میں پشاور سے گھر پہنچتے ہی انکی خدمت میں بوقت عصر مسجد میں پہنچا پہنچتے ہی انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ تم قادیانی ہو گئے ہو میں نے عرض کیا کہ ہاں خیر بہت بات چیت کے بعد میں نے استادوں سے عرض کیا کہ میں نے خوب تحقیق کی ہے اور آپ ہر دو استادوں کا خرچ قادیان آنے جانے کا میں دیتا ہوں۔ اور آپکا کفش بردار بھی ہونگا۔ چلکر آپ صاحبان بھی تحقیق کریں کیونکہ آپ ہر دو عالم ہیں۔ انہوں نے فرمایا جواب میں کہ ہمنے سنا ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے عالم جب قادیانی کے سامنے بحث کے لئے آتے ہیں تو قادیانی کے پاس کچھ ایسا سحر ہے کہ اُن عالموں کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔ اور ان کو اپنا علم بھول جاتا ہے یہی الفاظ میرے لئے مسیح موعود کی صداقت پر اسوقت ازدیاد ایمان کا باعث ہو گیا۔ لا یفلح الساحر حیث اتا اور الحمد للہ کہ خواجہ صاحب کے یہ الفاظ ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو مخالفوں نے ساحر نہیں کہا۔ میرے ازدیاد ایمان کا باعث ہو گئے کہ حضرت صاحب سچ مچ احمد ہیں اور میں خدائے پاک کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے سامنے حضرت صاحب کو ان استادوں نے ساحر کہا ہے واللہ علی ما نقول وکیل۔

نمبر ۲

الفضل مورخہ ۲۶ اکتوبر میں خواجہ صاحب کا یہ دعوے پڑھکر کہ کسی نے حضرت اقدس کو ساحر نہیں کہا بہت تعجب ہوا سبحان اللہ وہی باتیں جو چند یوم پہلے ہم حضرت اقدس کی صداقت میں بیان کرتے تھے۔ ایک خلیفہ کے انکار سے خواجہ صاحب انہی باتوں سے انکاری ہیں۔ یہ کون نہیں جانتا کہ یہ فقرہ ہر ایک کی زبان سے سنا جاتا تھا۔ کہ جو قادیان گیا وہ مرزا کا ہو گیا۔ مرزا مسمریزم کے زور سے اپنا بنا لیتا ہے حضرت محمود نے جو جواب لکھا ہے یہ انہیں کا حق تھا۔ اس بات کے ہزاروں ہی ثبوت اگر تلاش کئے جاویں تو مہیا ہو سکتے ہیں۔ کہ مخالفین نے خواجہ صاحب کے مفہوم کے مطابق حضرت اقدس کو ساحر کہا ہے آج اتفاقیہ آئینہ کمالات اسلام پڑھتے ہوئے میرے سامنے اس کتاب کا ۳۱۵ صفحہ نکلا۔ اس صفحہ پر مولوی محمد حسین بٹالوی کی چٹھی کے مندرجہ ذیل الفاظ امید ہے خواجہ صاحب کے واسطے حجت ہو گئے "جس شخص کے اعتقاد اسلام اور سابق ادیان کے مخالف ہوں۔ اس سے نشان آسمانی کا متوقع ہونا مومن کا کام نہیں۔ اور اگر وہ کچھ چالاکی یا شعبدہ بازی سے بذریعہ مسمریزم وغیرہ دکھا ہی دے تو اسپر اعتماد کرنا مخالف اسلام ہے" کیا ساحر نہیں کہا" خاکسار شیخ فضل کریم سٹیشن ماسٹر بابری بانڈہ ضلع کوہاٹ

نمبر ۳

حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات پر وکیل کے ایڈیٹر صاحب نے زیر عنوان موت عالم حسب ذیل فقرات حضرت مسیح موعود کی نسبت تحریر فرمائے ہیں۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا۔ اور زبان جادو وہ شخص، دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جسکی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیڑیاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شور قیامت ہو کے خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا تھا۔" (اخبار وکیل امرتسر)

(۲) میاں امام الدین۔ محمد دین صاحب اہلحدیث نے غالباً ۱۹۰۶ء میں راقم الحروف کے پاس بیان کیا کہ مرزا صاحب کے پاس ایک جادو کی تختی ہے۔ اسکے ذریعہ سب کچھ کام کر رہے ہیں۔

(۳) عموماً جہلا حسب تقلید اپنے ملاں صاحبان کے حضرت مرزا صاحب کے نسبت جادو کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ لیکن خواجہ صاحب بڑے دعوے سے اخبار پیغام صلح میں شائع کر چکے ہیں "جاؤ محمد حسین کا لٹریچر دیکھو۔ جاؤ ثناء اللہ کا لٹریچر دیکھو۔ جاؤ ابراہیم و جماعت علی وغیرہم۔ تمام مکفرین مسترد دین کا لٹریچر چھان مارو اور ہمیں بتاؤ کہ کسی نے مرزا صاحب کو جادوگر کہا ہو۔ کسی نے بھی ایسا نہیں کیا۔ امید ہے کہ خواجہ صاحب اپنی تحریر (مندرجہ پیغام) کے برخلاف ہر سہ قسم کا ثبوت ملاحظہ فرما کر ضرور شرمندہ ہونگے۔ اور اگر کچھ صداقت کا اثر ان میں باقی ہے تو اسکی تردید فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے۔ بصورت خاموشی خواجہ صاحب کی چال ناروا اور ان کا دعوی احمدیت احمدی جماعت پر پورے طور سے منکشف ہو جائیگا۔ یا الٰہی تو اپنے فضل و کرم سے سمجھے ہوؤں کو پھر سمجھا اور بچھڑے ہوؤں کو ملا اور انکو حلقہ غلامی حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ میں داخل فرما تا تیرے مامور کے کام میں حارج نہ ہوں اور اپنی غافیت اسکی مخالفت میں تباہ نہ کر لیویں آمین

خلام محمد احمدی بقاپوری مقام احمدنگر

دربار اُولوالعزم

(رقمزدہ منشی قدرت اللہ سنوری)

یکم دسمبر بعد مغرب

آج بعد نماز مغرب فرض پڑھکر خود فرمایا۔ ٹھہر جاؤ نکاح ہوگا۔ یہ نکاح محمد حسن ولد مولوی تاج محمد کا دختر ماسٹر عبدالرحمن صاحب مسماۃ بشریٰ سے تہائے سنتیں ادا کرکے حضور خطبہ نکاح کے واسطے کھڑے ہوئے۔ خطبہ نکاح پڑھا۔

فرمایا قرآن شریف نے وہ احکام جو متعلق حقوق مرد کے عورت پر۔ اور عورت کے مرد پر ہیں۔ بڑی تفصیل اور بسط کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ گو بعض نادان لوگوں نے جہالت سے اسلام پر اعتراض کئے کہ اسلام میں کیا۔ بلکہ قرآن شریف میں عورت کو بے روح بتایا گیا ہے۔ جس رنگ میں قرآن کریم نے عورت کے حقوق قایم کئے اور جو عزت اسلام نے عورت کی کی ہے۔ وہ کسی مذہب نے نہیں کی۔ مگر اعتراض کرنے والے نہیں دیکھتے کہ ان کی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ حوا کے گناہ کی وجہ سے آدم بہشت سے نکلا۔ اس واسطے عورت کو ایڑی کے نیچے رکھنا چاہیئے۔ اسلام نے عورت کی بڑی وقعت کی ہے پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بڑا احسان ہے آپکی کمال شفقت اور ہمدردی بنی نوع اس سے بھی ظاہر ہے کہ آپنے وہ بہت سی آئیں جو قرآن کریم میں حقوق کی نسبت ہیں وہ خطبہ نکاح میں جمع کردیں۔ تاکہ مرد عورت دونوں کو معلوم ہو جاوے کہ کیا کیا حقوق ایک دوسرے کے ایک دوسرے پر ہیں۔ جھگڑا باہم تب ہی ہوتا ہے۔ جب جیسا چاہتا ہے ویسا پورا نہیں ہوتا۔ جو امید ہوتی ہے اس کے خلاف ہونے پر ہی جھگڑا ہوتا ہے۔ مثلاً انسان جب کسی کے ساتھ سفر کرے۔ اور سفر میں رفیق سفر سے وہ فایدہ حاصل نہ ہو جو دل میں خیال کیا تھا تو ایک دوسرے کو کہتا ہے تم نے مجھے بڑا دکھ دیا۔ ریل کے سفر میں اکثر دیکھا جاتا ہے۔ جو گھنٹوں کا سفر ہوتا ہے کہ بعض لوگ ذرا ذرا سی بات پر لڑتے ہیں۔ بعض دفعہ تو ریل سے اتر کر چلدیتے ہیں۔ مگر پھر بھی گالیاں نکالتے جاتے ہیں کہ فلانے نے تنگ کیا۔ دیکھو گھنٹہ دو گھنٹہ کے سفر میں جب اس قدر تکلیف اور دکھ ہو جاتا ہے تو یہ مرد عورت کا تعلق بھی ایک سفر ہے۔ مگر یہ سفر گھنٹہ دو گھنٹہ کا نہیں۔ ایک دن کا نہیں۔ دو دن کا نہیں۔ تین دن کا نہیں۔ چار دن کا نہیں۔ پانچ دن کا نہیں۔ ایک مہینہ کا نہیں دو مہینہ کا نہیں بلکہ سال کا نہیں۔ بلکہ اگر زندگی پچاس سال کی اور ہو تو پچاس سال کا سفر ہے۔ ایسے لمبے سفر کے لئے جھگڑا اور دکھ زیادہ جب ہی ہوتا ہے جب آپ دوسرے کو انسان نہیں سمجھتے۔ عورت مرد پر اعتراض کرتی ہے۔ تم نے یہ غلطی کیوں کی۔ یہ سختی کیوں کی۔ اگر شوہر کہے غلطی ہو گئی۔ کہتی ہے نہیں شرارت ہے۔ اپنی غلطی کو کہدیگی بشریت سے ہو گئی۔ بھول گئی۔ مگر مرد پر اعتراض ضرور کریگی۔ ایسا ہی مرد کا حال ہے وہ عورت پر اس طرح اعتراض کرتا ہے۔ تو نے کیوں قصور کیا۔ کیوں فلاں کام نہ کیا وہ کہتی ہے بھول گئی۔ وہ کہتا ہے نہیں شرارت ہے۔ اس طرح جھگڑا پڑ جاتا ہے۔ جب ایک دوسرے کو انسان سمجھے اور خیال کرے کہ بشریت کی وجہ سے غلطی ہو گئی تو جھگڑا نہیں ہوتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں قرآن کریم کی ضروری آیات کو یکجا کیا ہے۔ کچھ اور بھی ساتھ اسکے کمال شفقت سے لگایا تھا۔ تاکہ ہر ضروری امر کی طرف توجہ ہو جائے۔ اور جھگڑا نہ ہو۔ دیکھو الحمد للہ فرما کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے توجہ دلائی۔ کہ ان تعلقات میں تمہارے خیال کے مطابق بات نہیں ہوگی۔ بلکہ مرد کو عورت میں اور عورت کو مرد میں کچھ نقص ملینگے۔ بے عیب ذات خدا کی ہے اس واسطے توجہ دلائی۔ کہ نقصوں کو دیکھکر گھبراؤ نہیں۔ کیونکہ بے نقص ذات اللہ تعالےٰ کی ہے۔ تمام حمد کے قابل وہی ذات ہے۔ پھر خیال ہوا کہ اگر نقص ہیں تو زندگی کس طرح بسر ہوگی فرمایا نستعینہ۔ اس ذات پاک سے مدد چاہو وہ بے عیب ہے جب مدد فرمائیگا تمہارا کام درست ہو جاویگا۔ پھر فرمایا۔ نستغفرہ۔ اگر پھر بھی غلطی ہو جاوے تو وہ غفور ہے ڈھانپ لیوگا۔ معاف کردیگا۔ یا تو ایک دوسرے کے نقص ایکدوسرے پر ظاہر ہی نہ ہونگے۔ یا معاف کرکے اس کے بد اثرات سے بچا لیگا فرمایا ونؤمن بہ ونتوکل علیہ۔ پھر بعض دفعہ مدد جیسا کہ چاہئے نہ مانگی۔ استغفار جیسی چاہیئے نہ کی۔ تو مشکلات پیش آئیں۔ مومن پھر ایمان کیساتھ خدا پر توکل کرتا ہے۔ اور سمجھ لیتا ہے۔ چلو تکلیف عارضی ہے۔ پھر خدا فضل کردیتا ہے۔ دکھ جب ہی ہوتا ہے۔ جب مرد عورت احکام کو نہیں سنتے سمجھتے۔ یا سن لیتے ہیں عمل نہیں کرتے۔ یا پرواہ نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دیوے۔ کہ مطابق حکموں کے وہ عمل کریں۔ دعا کی جلسہ برخواست

۲ دسمبر ۱۹۱۵ء

آج صبح ۶ بجے ۲۰ منٹ پر تشریف لائے۔ نماز پڑھائی۔ اور تشریف لے گئے۔ اس کے بعد

۱۰ بجے کے قریب سب لوگ احمدیہ مدرسہ کے صحن میں جمع ہوئے۔ کیونکہ یکم و ۲ دسمبر کی درمیانی رات کو میاں نجم الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود کے پرانے مخلص خادم تھے انتقال ہو گیا تھا۔ اور ان کی نعش جنازہ پڑھنے کے لئے صحن مدرسہ میں رکھی تھی۔ وہاں معلوم ہوا کہ حضرت فضل عمر رضہ مع چند خدام کے ماسٹر عبدالرحمن صاحب کے روانہ کرنیکے لئے تشریف لے گئے۔ سب بھاگ کر باہر کی سڑک پر ہو لئے۔ دو میل تک حضور نے ماسٹر عبدالرحمن صاحب کو پہنچایا۔ اور رخصت کرکے واپس تشریف لائے۔ ۱۱ بجے نماز جنازہ ادا فرمائی۔ اور جنازہ کے ساتھ بہشتی مقبرہ میں تشریف لیگئے۔ قبر پر جاکر معلوم ہوا۔ کہ اینٹیں موجود نہیں۔

فرمایا کیا وجہ ہے اینٹوں کا انتظام نہیں۔ عرض ہوئی کہ حضرت منظوری تو دو روپیہ کی اینٹوں کی ہے۔ مگر یہاں نہیں۔ مولوی شیر علی صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ افسوس ہے کہ اینٹیں نہیں ہیں انہوں نے عرض کی منظوری تو دو روپیہ کی اینٹوں کی ہے۔ فرمایا منظوری ہے۔ تو سہی مگر افسوس ہے کہ صبح سے جب معلوم ہو چکا ہے۔ پھر کیوں اینٹیں نہیں پہنچائیں۔ معمولی مجاوروں جیسی بھی عزت میت کی نہیں کرتے۔ مقبرہ بہشتی کا کام صرف روپیہ لینا نہیں ہے۔ جب میت کی اطلاع ہو گئی تھی۔ صبح ہی اینٹوں کا انتظام ہو جانا چاہیئے تھا۔ چند خدام اینٹوں کے لئے دوڑ گئے۔

فرمایا دھوپ ہے سایہ کی طرف تشریف لے گئے۔ کمبل بچھایا گیا۔ حضور تشریف فرما ہو گئے۔ مولوی سرور شاہ صاحب آپکے سامنے بیٹھ گئے۔ قاضی امیر حسین صاحب نیچے بیٹھے تھے۔ دیکھکر فرمایا آگے کمبل پر تشریف لاؤ۔ وہ آگے ہو کر بیٹھ گئے۔ خدام حلقہ کرکے گرد بیٹھ گئے۔

غیر مبائعین کی امامت

ایک صاحب نے عرض کی کہ حضور سے دریافت کیا تھا۔ کہ غیر مبائعین کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں تو حضور نے اجازت فرمادی تھی۔ مگر بعد میں والد صاحب نے منع فرمایا۔ کیا ارشاد ہے۔

فرمایا میں نے اجازت دی ہے مگر صرف اس صورت میں کہ انسان ملنے جلنے کے لئے جاوے یا کسی کام کو جاوے نماز ہوتی ہو تو پڑھ لیجاوے۔ کوئی حرج نہیں۔ حدیث میں آیا ہے فاسق فاجر کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے مگر یہ کوشش جو کرے کہ فاسق تلاش کرکے آگے کھڑا کرے۔ یہ درست نہیں ہے۔ جب وہ حضرت صاحب کے درجہ کو گھٹاتے ہیں۔ عقاید میں ہم سے بہت اختلاف رکھتے ہیں تو یہ ضروری نہیں کہ ان کو مستقل امام بنایا جاوے۔ گو وہ گریز کرتے ہیں۔ یوں تو صلح صلح پکارتے ہیں۔ مگر خود ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ عزیز عبدالحی کی وفات پر وہ یہاں آئے۔ اذان ہوئی نماز ہوئی۔ مگر شامل نہیں ہوئے۔ بہشتی مقبرہ میں جاکر نماز پڑھی۔ اور جگہ بھی سنا گیا ہے کہ مبائعین کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ وہاں جاتے ہیں کہتے ہیں۔ بھلا اگر مولوی محمد علی کے پیچھے نماز پڑھ لو کیا نماز نہیں ہو گی۔ ہم نے تو اجازت دیدی ہے کہ ہو سکتی ہے۔ مگر یہ کون ضرورت ہے کہ مستقل امام کو چھوڑ کر مولوی محمد علی کے پیچھے نماز پڑھی جاوے۔ کیا حرج ہے اگر وہ کسی کے پیچھے نماز پڑھ لیوں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائل نے عرض کی وہ کہتے ہیں کیا پہلے مجددوں کے منکر بھی کافر ہیں؟

فرمایا۔ یہ تو ان کا خیال ہے۔ ہم تو حضرت صاحب کو نبی جانتے ہیں۔ اپنے خیالات کے ماتحت ایک مجدد بنایا۔ پھر سوال کر دیا۔ یہ سوال کر سکتے ہیں۔ کہ نبی کیوں کہتے ہو۔ یہ سوال درست نہیں پہلے مجددوں کے منکروں کو کیوں کافر کہتے۔ جب مجددوں اور حضرت صاحب میں فرق ہے تو پھر یہ سوال ہی درست نہیں ہے۔

خلیفہ کا خلیفہ

سائل نے عرض کی۔ وہ حوالہ پیش کرتے ہیں۔ کہ حضرت نے لکھا ہیں مستقل نبی نہیں۔

فرمایا۔ ہم بھی تو جانتے ہیں کہ مستقل نبی نہیں مگر مستقل کے معنے حضرت صاحب نے خود کر دیئے کہ نئی شریعت نہیں لائے ہمارا مستقل نبی نہ سمجھنا۔ ہمارے عمل سے ظاہر ہے ہماری وہی نماز وہی قرآن وہی قبلہ ہے۔ اگر ہم کو کوئی اور نماز یا قرآن بتائے تو سمجھتے کہ مستقل نبی بناتے ہیں۔

سوال ہوا کہ وہ کہتے ہیں حضرت خلیفہ تھے۔ خلیفہ کا خلیفہ کیسا؟

فرمایا۔ حضرت عمر رضؓ نے صحابہ سے پوچھا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ کہو گے۔ یا ابوبکرؓ کا؟ کہا آپ ابوبکرؓ کے خلیفہ ہیں۔ فرمایا امیر المومنین۔ کہہ لیا کرو جب سب صحابہ رضؓ کا یہ مذہب ہے۔ کہ غیر مامور کا خلیفہ ہو سکتا ہے۔ تو مامور کا کیوں خلیفہ نہ ہو؟ حضرت صاحب کے بعد خلافت کیوں نہ ہو۔ آپ مامور تھے۔ کیسے بھونڈے سوال ہیں بیٹے کا بیٹا بھی ہو سکتا ہے۔ باپ کے باپ بھی ہو سکتا ہے

۸۔ دسمبر کو میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل و جناب مولوی فضل الدین صاحب فمبار مولوی محمد علی صاحب امیر مسلم سے شرائط مبادلہ طے کر کے لاہور تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

اخبارات عالم

بلغاریوں اور فرانسیسیوں کے شدید معرکے:۔ (لنڈن ۶ دسمبر) پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مشرقی فوج ۳ دسمبر کو جن مقامی معرکوں میں مصروف رہی۔ وہ نہایت شدید تھے اور بالخصوص کوسٹورینو کی سمت میں وقوع پذیر ہوئے۔ جہاں ایک بلغاری حملہ پسپا کیا گیا۔ بلغاریوں نے دو دفعہ دریائے سرنا کو عبور کرنے کی کوشش کی مگر توپ خانہ اور پیدل سپاہ کی آتشباری نے انہیں روک دیا۔

کارنیگی ٹرسٹ کا حب وطن:۔ (لنڈن ۶ دسمبر) مسٹر کارنیگی کے ٹرسٹیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ریاستہائے متحدہ کے سٹیل کارپوریشن (کارخانہ فولاد) میں ان کے جسقدر حصے ہیں انہیں فروخت کر کے اس سے جو روپیہ وصول ہوا ہے۔ بقدر ۵۰ لاکھ پونڈ برطانی خزانہ کے مستکات میں لگایا جائے۔

میعاد پارلیمنٹ میں توسیع:۔ (لنڈن ۶ دسمبر) مسٹر جان سائمن عنقریب پارلیمنٹ اور رجسٹریشن کا مسودہ پارلیمنٹ میں پیش کرینگے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس مسودہ کی رو سے مختلف پارٹیوں کی باہمی رضامندی سے پارلیمنٹ کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔

کوٹلہ بھٹیاں کے مقدمہ ڈکیتی کا فیصلہ:۔ میجر نکولس ایڈیشنل سشن جج نے ۲ دسمبر کو ملتان میں کوٹلہ بھٹیاں کے مقدمہ ڈکیتی کا فیصلہ سنایا۔ ۴۰ ملزموں میں سے ۸ کو جس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی ۲۷ کو دفعہ ۳۹۷ قانون تعزیرات ہند کی رو سے دس سال قید کی سزا دی۔ الو۔ اور پھلو ۲۰ کے رو سے ۳ سال قید قید کئے گئے۔ غرض ڈکیتی کے تمام ملزمین کو سزا کا حکم سنایا گیا۔

ہندو یونیورسٹی کیلئے عطیہ:۔ ہمیں یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب جے پور نے ہندو یونیورسٹی کے لئے پانچ لاکھ روپیہ دیا ہے۔

اٹلی کا اتحاد:۔ (لنڈن ۱۰ دسمبر) رائٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ اٹلی نے علیحدہ صلح نہ کرنے کے معاہدہ میں جو شرکت کی ہے۔ اسکی یادداشت پر ۲۰ نومبر کو لنڈن میں دستخط کئے گئے۔

جرمنی میں عظیم الشان دھماکہ:۔ (کوپن ہیگن ۵ دسمبر) پرائیویٹ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ مقام ہال واقع جرمنی کے ایک گولی بارود کے کارخانہ میں عظیم دھماکہ ہوا۔ جس سے ۷۰۰ آدمی ہلاک ہو گئے۔

بوہمن واقع سلیسیا میں اسی قسم کا ایک اور کارخانہ دھماکہ سے اڑ جانے سے بال بال بچ گیا۔ اور بالکل آخری وقت پر معلوم ہوا کہ اس کے نیچے سرنگیں کھودی جا چکی تھیں۔ دونوں جگہ کئی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ کیونکہ ناراض کاریگروں کی کارروائی سے منسوب کیا جاتا ہے۔

دھمکی کا نیا طریق۔ کلکتہ کے انارکسٹوں نے اب مالدار لوگوں سے روپیہ وصول کرنے کا نیا ڈھنگ نکالا ہے۔ گذشتہ چند روز میں وہاں کے کئی ایک متمول بنگالیوں کو جو شہر کے شمالی حصہ میں رہتے ہیں۔ اس مضمون کی تہدید آمیز چٹھیاں موصول ہوئی ہیں کہ اگر وہ روپیہ کی مقررہ مقدار خاص خاص مقامات میں نہ رکھینگے تو ان کے مکانات لوٹ لئے جائینگے۔

اطلاع جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ شکایت عدم تحریر جواب معاف۔ منیجر فاروق

اعلان ضروری

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مکانات کے انتظام کے لئے اور دیگر ضروری امور کیلئے جلسہ پر آنیوالے مہمانوں کی تعداد کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب جلسہ پر تشریف لانیوالے ہیں وہ اپنے اپنے محلہ کے سیکرٹری صاحب کو اپنا نام لکھا دیں۔ تا وہ ایک فہرست میں آنیوالے مہمانوں کی تعداد سے مجھے اطلاع دیں کہ انتظام میں سہولت ہو سکے۔ جہاں کوئی انجمن نہ ہو یا کسی قریب کی انجمن میں اپنا نام درج نہ کرا سکیں تو وہاں کے آنیوالے احباب براہ راست مجھے اطلاع دیں۔ اپنے اپنے بستر ہمراہ لائیں اور اوس پر اپنا نام و پتہ لکھکر چٹ کاغذ کی چسپاں کر دیں۔ والسلام

خاکسار عبد العزیز ناظم مکانات قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

چمکار محمدی نظم پنجابی

یعنے سوانحعمری حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ اس کتاب کو حضرت خلیفۃ المسیح اول نے بہت پسند فرمایا تھا۔ اور مبلغ تیس روپیہ اس کی اعانت کے لئے بھی عطا فرمائے تھے۔ اب حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ بھی اس کتاب کی خریداری کے واسطے تمام احمدی احباب کو بہت تاکید فرماتے ہیں قیمت مجلد ۱؎

تصدیق خاکسار کو بھی حضرت صاحب نے تاکیداً ارشاد فرمایا کہ اس کتاب کا اشتہار نکلتا ہے تاکہ احمدی احباب اسکو خریدیں منشی صاحب کی محنت واقعی ہر طرح مستحق حوصلہ افزائی ہے اور جب ہم خرما و ہم ثواب کا معاملہ ہو تو ہمارے بھائیوں کو ضرور اس طرف توجہ فرمانی چاہیئے (ایڈیٹر الفضل)

ملنے کا پتہ منشی جھنڈے خاں صاحب برانچ سمارٹ بیتے ہائی گورداسپور

کشتہ جریان

عزیزی کی درخواست منظور بجائے تین روپے کے اڑھائی روپیہ۔ جریان۔ درد کمر۔ کثرت احتلام۔ ان تمام امراض میں کشتہ اکسیر ثابت ہوا ہے۔ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے۔ اور اس سے بہت سی بیماریاں مثلاً مالیخولیا نسیان۔ کمی خون۔ دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا بیخوابی۔ خوف۔ نامردی۔ وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے۔ اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا ہے۔ محض خدا تعالےٰ کے فضل سے چوبیس روز کے استعمال میں بالکل شفا پا گئے۔ بعد تجربہ کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ ہر بیکار فائدہ اوٹھائے۔ قیمت ۱۵ روز کے لئے بمع پارسل عام محصول ڈاک بذمہ خریدار

اس دوا کو منگا کر آزماؤ

المشتہر نظام جان عبد الرحمٰن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب پرنٹر و پبلشر قادیان میں ایم۔ قاسم علی پبلشر کلیکر شائع ہوا۔